دیوان غالب

از

میرزا اسداللہ خان غالب

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

غزلیات

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا؟ کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

کاوِ کاوِ سخت جانیہائے تنہائی ، نہ پوچھ صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا

بسکہ ہوں غالبؔ اسیری میں بھی آتش زیر پا
موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا

Presented by www.ziaraat.com

☆

جراحت تحفہ ، الماس ارمغان ، داغ جگر ہدیہ
مبارک باد اسدؔ ، غمخوار جان درد مند آیا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جز قیس اور کوئی نہ آیا بہ روئے کار
صحرا مگر بہ تنگیِ چشمِ حسود تھا

آشفتگی نے نقش سویدا کیا درست
ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی، نہ زیاں تھا نہ سود تھا

لیتا ہوں مکتبِ غم دل میں سبق ہنوز
لیکن یہی کہ رفت، گیا اور بود تھا

ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن، اسدؔ!
سر گشتۂ خمار رسوم و قیود تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کہتے ہو نہ دیں گے ہم، دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پائی ، درد بے دوا پایا

دوستدار دشمن ہے ، اعتماد دل معلوم!
آپ بے اثر دیکھی ، نالہ نارسا پایا

سادگی و پر کاری ، بیخودی و ہشیاری
حسن و تغافل میں جرأت آزما پایا

غنچہ پھر لگا کھلنے، آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا ، گم کیا ہوا پایا

حال دل نہیں معلوم ۔لیکن اس قدر یعنی
ہم نے بارہا ڈھونڈا ،تم نے بارہا چاہا

شورِ پند ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا
آپ سے کوئی پوچھے ، تم نے کیا مزا پایا؟

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

دل مرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا
آتشِ خاموش کے مانند گویا جل گیا

دل میں ذوق وصل و یادِ یار تک باقی نہیں
آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا

میں عدم سے بھی پرے ہوں، ورنہ غافل! بارہا
میری آہِ آتشیں سے بالِ عنقا جل گیا

عرض کیجے جوہر اندیشہ کی گرمی کہاں؟
کچھ خیال آیا تھا وحشت کا کہ صحرا جل گیا

دل نہیں، تجھ کو دکھاتا ورنہ داغوں کی بہار
اس چراغاں کا کروں کیا، کارفرما جل گیا

میں ہوں اور افسردگی کی آرزو غالبؔ! کہ دل
دیکھ کر طرزِ تپاکِ اہلِ دنیا جل گیا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

شوق ، ہر رنگ رقیب سروساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا

زخم نے داد نہ دی تنگی دل کی یارب
تیر بھی سینۂ بسمل سے پر افشاں نکلا

بوئے گل ، نالۂ دل ، دود چراغ محفل
جو تری بزم نکلا سو پریشاں نکلا

دل حسرت زدہ تھا مائدہ لذت درد
کام یاروں کا بہ قدر لب و دنداں نکلا

اے نو آموز فنا ہمت دشوار پسند!
سخت مشکل ہے کہ یہ کام بھی آساں نکلا

دل میں پھر گریے نے اک شور اٹھایا غالب
آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفاں نکلا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دھمکی میں مر گیا جو، نہ باب نبرد تھا
عشق نبرد پیشہ طلبگار مرد تھا

تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا
اڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا

تالیف نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں
مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا

دل تا جگر کہ ساحل دریائے خوں ہے اب
اس رہگذر میں جلوۂ گل آگے گرد تھا

جاتی ہے کوئی کشمکش اندوہِ عشق کی؟
دل بھی اگر گیا تو وہی دل کا درد تھا

احباب چارہ سازیِ وحشت نہ کر سکے
زنداں میں بھی خیال بیاباں نورد تھا

یہ لاش بے کفن اسدؔ خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

شمارِ سبحہ مرغوب بُت مشکل پسند آیا
تماشائے بی یک کف بردن صد دل ، پسند آیا
بہ فیض بیدلی نومیدی جاوید آساں ہے
کشایش کو ہمارا عقدۂ مشکل ، پسند آیا
ہوائے سیر گل آئینۂ بے مہریِ قاتل
کہ اندازِ بہ خوں غلتیدن بسمل پسند آیا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دہر میں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا
ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا

سبزۂ خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا
یہ زمرد بھی حریف دمِ افعی نہ ہوا

میں نے چاہا تھا کہ اندوہِ وفا سے چھوٹوں
وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا

دل گزرگاہِ خیالِ مے و ساغر ہی سہی
گر نفس جادۂ سر منزلِ تقوی نہ ہوا

ہوں ترے وعدہ نہ کرنے میں بھی راضی کہ کبھی
گوش منت کش گلبانگ تسلی نہ ہوا

کس سے محرومی قسمت کی شکایت کیجے
ہم نے چاہا تھا کہ مر جائیں، سو وہ بھی نہ ہوا

مر گیا صدمۂ یک جنبش لب سے غالب
ناتوانی سے حریف دم عیسیٰ نہ ہوا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ستایش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا
وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاقِ نسیاں کا

بیان کیا کیجیے بیداد کاوش ہائے مژگاں کا
کہ ہر اک قطرۂ خوں دانہ ہے تسبیح مرجاں کا

نہ آئی سطوت قاتل بھی مانع میرے نالوں کا
لیا دانتوں میں جو تنکا ، ہوا ریشہ نیستاں کا

دکھاؤں گا تماشا، دی اگر فرصت زمانے نے
مرا ہر داغ دل اک تخم ہے سروِ چراغاں کا

کیا آئینہ خانے کا وہ نقشہ تیرے جلوے نے
کرے جو پرتوِ خورشید ، عالم شبنمستاں کا

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برق خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

اگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ، ویرانی تماشا کر!
مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے درباں کا

خموشی میں نہاں خوں گشتہ لاکھوں آرزوئیں ہیں
چراغِ مردہ ہیں میں بے زباں، گورِ غریباں کا

ہنوز اک پرتو نقش خیال یار باقی ہے
دل افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زنداں کا

بغل میں غیر کی آج آپ سوتے ہیں کہیں ورنہ
سبب کیا، خواب میں آ کر تبسم ہائے پنہاں کا؟

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہو گا
قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگاں کا

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا ، غالبؔ
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نہ ہو گا یک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا
حبابِ موجۂ رفتار ہے نقشِ قدم میرا
محبت تھی چمن سے لیکن اب یہ بے دماغی ہے
کہ موجِ بوئے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

سراپا رہن عشق و ناگزیرِ الفتِ ہستی
عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حاصل کا
بقدر ظرف ہے ساقی ! خمار تشنہ کامی بھی
جو تو دریائے مے ہے تو میں خمیازہ ہوں ساحل کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے ۔ پردہ ہے ساز کا

رنگ شکستہ صبح بہارِ نظارہ ہے
یہ وقت ہے شگفتن گل ہائے ناز کا

تو اور سوے غیر نظر ہائے تیز تیز
میں اور دکھ تری مژہ ہائے دراز کا

صرفہ ہے ضبط آہ میں میرا ، وگرنہ میں
طعمہ ہوں ایک ہی نفس جاں گداز کا

ہیں بسکہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے
ہر گوشۂ بسا ہے سر شیشہ باز کا

کاوش کا ، دل کرے ہے تقاضا کہ ہے ہنوز
ناخن پہ قرض اس گرہِ نیم باز کا

تاراجِ کاوشِ غم ہجراں ہوا ، اسدؔ!
سینہ کہ تھا دفینہ گہر ہائے راز کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

بزم شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا
رکھیو یارب یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا

شب ہوئی ، پھر انجم رخشندہ کا منظر کھلا
اس تکلف سے کہ گویا بتکدے کا در کھلا

گرچہ ہوں دیوانہ، پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب
آستیں میں دشنہ پنہاں، ہاتھ میں نشتر کھلا

گو نہ سمجھوں اس کی باتیں، گو نہ پاؤں اس کا بھید
پر یہ کیا کم ہے کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا

ہے خیال حسنِ میں، حسن عمل کا سا خیال
خلد کا اک در میری گور کے اندر کھلا

منہ نہ کھلنے پر وہ عالم ہے کہ دیکھا ہی نہیں
زلف سے بڑھ کر نقاب اس شوخ کے منہ پر کھلا

در پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا
جتنے عرصے میں مرا لپٹا ہوا بستر کھلا

کیوں اندھیری ہے شب غم، ہے بلاؤں کا نزول
آج ادھر ہی کو رہے گا دیدۂ اختر کھلا

کیا رہوں غربت میں خوش، جب ہو حوادث کا یہ حال
نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا

اس کی امت میں ہوں میں ، میرے رہیں کیوں کام بند
واسطے جس شہ کے غالبؔ گنبد بے در کھلا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

شب کہ برقِ سوزِ دل سے زہرۂ ابر آب تھا
شعلۂ جوالہ ہر اک حلقۂ گرداب تھا

واں کرم کو عذر بارش تھا عناں گیرِ خرام
گریے سے یاں پنبۂ بالش کفِ سیلاب تھا

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال
یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا

جلوۂ گل نے کیا تھا واں چراغاں آبجو،
یاں رواں مژگاں چشمِ تر سے خونناب تھا

یاں سرِ پرشور بے خوابی سے تھا دیوار جو،
واں وہ فرقِ ناز محوِ بالشِ کمخواب تھا

یاں نفس کرتا تھا روشن، شمعِ بزمِ بیخودی
جلوۂ گل واں بساطِ صحبتِ احباب تھا

فرش سے تا عرش واں طوفاں تھا موجِ رنگ کا
یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب تھا

ناگہاں اس رنگ سے خوننابہ ٹپکانے لگا
دل کہ ذوقِ کاوشِ ناخن سے لذت یاب تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نالۂ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا
تھا سپند بزم وصلِ غیر، گو بیتاب تھا

مقدم سیلاب سے دل کیا نشاط آہنگ ہے
خانۂ عاشق، مگر سازِ صدائے آب تھا

نازش ایام خاکستر نشینی، کیا کہوں
پہلوے اندیشہ وقف بسترِ سنجاب تھا

کچھ نہ کی اپنے جنون نارسا نے، ورنہ یاں
ذرہ ذرہ روکش خورشید عالمتاب تھا

آج کیوں پروا نہیں اپنے اسیروں کی تجھے؟
کل تلک تیرا بھی دل مہر و وفا کا باب تھا

یاد کر وہ دن کہ ہر اک حلقہ تیرے دام کا
انتظار صید میں اک دیدۂ بے خواب تھا

میں نے روکا رات غالبؔ کو، وگرنہ دیکھتے
اس کے سیل گریہ میں گردوں کفِ سیلاب تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ایک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب
خونِ جگر ودیعت مژگانِ یار تھا

اب میں ہوں اور ماتمِ یک شہر آرزو
توڑا جو نے آئنہ ، تمثال دار تھا

گلیوں میں میری نعش کو کھینچے پھرو، کہ میں
جاں دادۂ ہوائے سرِ رہگزار تھا

موجِ سراب دشتِ وفا کا نہ پوچھ حال
ہر ذرہ ، مثل جوہرِ تیغ، آب دار تھا

کم جانتے تھے ہم بھی غمِ عشق کو ، پر اب
دیکھا تو کم ہوئے پہ غم روزگار تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا

وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھے کو
آپ جانا ادھر اور آپ ہی حیراں ہونا

جلوہ ، از بسکہ تقاضائے نگہ کرتا ہے
جوہر آئنہ بھی چاہے ہے مژگاں ہونا

عشرت قتل گہ اہل تمنا مت پوچھ
عید نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا

لے گئے خاک میں ہم داغِ تمنائے نشاط
تو ہو اور آپ بہ صد رنگ گلستاں ہونا

عشرت پارۂ دل ، زخم تمنا کھانا
لذت ریش جگر ، غرق نمکداں ہونا

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

حیف اس چارہ گرہ کپڑے کی قسمت غالب!
جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

شب خمار شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا
تا محیط بادہ صورت خانہ خمیازہ تھا

یک قدم وحشت سے درسِ دفتر امکاں کھلا
جادہ، اجزائے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

مانع وحشت خرامی ہائے لیلیٰ کون ہے؟
خانۂ مجنونِ صحرا گرد بے دروازہ تھا

پوچھ مت رسوائی اندازِ استغنائے حسن
دست مرہونِ حنا، رخسار رہنِ غازہ تھا

نالۂ دل نے دیے اوراقِ لختِ دل بہ باد
یادگارِ نالہ اک دیوانِ بے شیرازہ تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائیں گیا

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور، کب تلک
ہم کہیں گے حال دل، اور آپ فرمائیں گے کیا

حضرت ناصح گر آئیں، دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا

گر کیا ناصح نے ہم کو قید، اچھا یوں سہی
یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائیں گے کیا

خانہ زاد زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتارِ وفا، زنداں سے گھبرائیں گے کیا

ہے اب اس معمورے میں قحط غم الفت اسدؔ
ہم نے یہ مانا کہ دلّی میں رہیں، کھائیں گے کیا؟

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اور اگر جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا؟

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا، اگر استوار ہوتا

کوئی میرے دل سے پوچھے، ترے تیرِ نیمکش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غمگسار ہوتا

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

غم اگرچہ جاں گسل ہے، پہ بچیں کہاں کہ دل ہے!
غمِ عشق گر نہ ہوتا، غمِ روزگار ہوتا

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے، شبِ غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا، اگر ایک بار ہوتا

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

یہ مسائلِ تصوف، یہ ترا بیان غالبؔ
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا — نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا
تجاہل پیشگی سے مدعا کیا — کہاں تک اے سراپا ناز کیا کیا؟
نوازشہائے بیجا دیکھتا ہوں — شکایت ہائے رنگیں کا گلا کیا
نگاہِ بے محابا چاہتا ہوں — تغافل ہائے تمکیں آزما کیا
فروغ شعلۂ خس یک نفس ہے — ہوس کو پاسِ ناموس وفا کیا
نفس موج محیط بیخودی ہے — تغافل ہائے ساقی کا گلا کیا
دماغ عطر پیراہن نہیں ہے — غم آوارگی ہائے صبا کیا
دل ہر قطرہ ہے سازِ ''انا البحر'' — ہم اس کے ہیں، ہمارا پوچھنا کیا
محابا کیا ہے، میں ضامن ادھر دیکھ — شہیدان نگہ کا خونبہا کیا
سن اے غارت گر جنس وفا، سن — شکست قیمت دل کی صدا کیا
کیا کس نے جگر داری کا دعوی؟ — شکیبِ خاطرِ عاشق بھلا کیا
یہ قاتل وعدۂ صبر آزما کیوں؟ — یہ کافر فتنۂ طاقت رُبا کیا؟

بلائے جاں ہے غالبؔ اس کی ہر بات
عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا؟

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

درخورِ قہر و غضب جب کوئی ہم سا نہ ہوا
پھر غلط کیا ہے کہ ہم سا کوئی پیدا نہ ہوا

بندگی میں بھی وہ آزادہ و خودبیں ہیں، کہ ہم
الٹے پھر آئے درِ کعبہ اگر وا نہ ہوا

سب کو مقبول ہے دعوٰی تری یکتائی کا
روبرو ، کوئی بتِ آئنہ سیما نہ ہوا

کم نہیں نازشِ ہمنامیِ چشمِ خوباں
تیرا بیمار ، برا کیا ہے ، گر اچھا نہ ہوا

سینے کا داغ ہے وہ نالہ کہ لب تک نہ گیا
خاک کا رزق ہے وہ قطرہ کہ دریا نہ ہوا

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا

ہر بن مو سے دمِ ذکر نہ ٹپکے خونناب
حمزہ کا قصہ ہوا عشق کا چرچا نہ ہوا

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل
کھیل لڑکوں کا ہوا ، دیدۂ بینا نہ ہوا

تھی خبر گرم کہ غالبؔ کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

اسدؔ ہم وہ جنوں جولاں گدائے بے سر و پا ہیں		کہ ہے سر پنجۂ مژگانِ آہو پشت خار اپنا

Presented by www.ziraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

پے نذر کرم تحفہ ہے شرم نارسائی کا
بہ خوں غلتیدۂ صد رنگ دعوٰی پارسائی کا

نہ ہو حسن تماشا دوست رسوا بے وفائی کا
بہ مہر صد نظر ثابت ہے دعوٰی پارسائی کا

زکاتِ حسن دے، اے جلوۂ بینش، کہ مہر آسا
چراغ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

نہ مارا جان کر بے جرم غافل! تیری گردن پر
رہا مانند خون بے گنہ حق آشنائی کا

تمنائے زباں محو سپاس بے زبانی کا
مٹا جس سے تقاضا شکوۂ بے دست و پائی کا

وہی اک بات ہے جو یاں نفس واں نکہت گل ہے
چمن کا جلوہ باعث ہے مری رنگیں نوائی کا

دہان ہر بت پیغارہ جو زنجیر رسوائی
عدم تک بے وفا چرچا ہے تیری بے وفائی کا

نے دے نامے کو اتنا طول غالبؔ مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گر نہ اندوہ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا
بے تکلف، داغ مہ مہر دہاں ہو جائے گا

زہرہ گر ایسا ہی شام ہجر میں ہوتا ہے آب
پرتوِ مہتاب سیل خانماں ہو جائے گا

لے تو لوں، سوتے میں اس کے پانو کا بوسہ مگر
ایسی باتوں سے وہ کافر بدگماں ہو جائے گا

دل کو ہم صرف وفا سمجھے تھے، کیا معلوم تھا
یعنی یہ پہلے ہی نذر امتحاں ہو جائے گا

سب کے دل میں ہے جگہ تیری، جو تو راضی ہوا
مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائے گا

گر نگاہِ گرم فرماتی رہی تعلیم ضبط
شعلہ خس میں جیسے خوں رگ میں نہاں ہو جائے گا

باغ میں مجھ کو نہ لے جا ورنہ میرے حال پر
ہر گل تر ایک چشم خوں فشاں ہو جائے گا

وائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو
اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائے گا

فائدہ کیا سوچ، آخر تو بھی دانا ہے اسدؔ
دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جائے گا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

درد منت کش دوا نہ ہوا — میں نہ اچھا ہوا ، برا نہ ہوا

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو — اک تماشا ہوا ، گلا نہ ہوا

ہم کہاں قسمت آزمانے جائیں — تو ہی جب خنجر آزما نہ ہوا

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب — گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا

ہے خبر گرم ان کے آنے کی — آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی؟ — بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

زخم گر دب گیا ، لہو نہ تھما — کام گر رک گیا روا نہ ہوا

رہزنی ہے کہ دلستانی ہے؟ — لے کے دل ، دلستانی روانہ ہوا

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالبؔ غزل سرا نہ ہوا

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گلہ ہے شوق کو دل میں بھی تنگی جا کا
گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کا

یہ جانتا ہوں کہ تو اور پاسخِ مکتوب
مگر ستمزدہ ہوں ذوق خامہ فرسا کا

حنائے پائے خزاں ہے بہار اگر ہے یہی
دوام کلفت خاطر ہے عیش دنیا کا

غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو
مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بے جا کا

ہنوز محرمی حسن کو ترستا ہوں
کرے ہے ہر بن مو، کام چشم بینا کا

دل اس کو پہلے ہی ناز و ادا سے دے بیٹھے
ہمیں دماغ کہاں حسن کے تقاضا کا

نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہے
مری نگاہ میں ہے جمع و خرج دریا کا

فلک کو دیکھ کے کرتا ہوں اس کو یاد اسدؔ
جفا میں اس کی ہے انداز کار فرما کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

قطرہ مے بسکہ حیرت نفس پرور ہوا
خط جام مے سراسر، رشتۂ گوہر ہوا
اعتبار عشق کی خانہ خرابی دیکھنا
غیر نے کی آہ ، لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جب بہ تقریب سفر یار نے محمل باندھا
تپش شوق نے ہر ذرے پہ اک دل باندھا

اہل بینش نے بہ حیرت کدۂ شوخیِ ناز
جوھر آئنہ کو طوطی بسمل باندھا

یاس و امید نے یک عربدہ میداں مانگا
عجز ہمت نے طلسم دل سائل باندھا

نہ بندھے تشنگی ذوق کے مضمون ، غالبؔ
گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

میں اور بزم مے سے یوں تشنہ کام آؤں گر میں نے کی تھی توبہ، ساقی کو کیا ہوا تھا

ہے ایک تیر جس میں دونوں چھدے پڑے ہیں وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا

درماندگی میں غالبؔ کچھ بن پڑے تو جانوں

جب رشتہ بے گرہ تھا ناخن گرہ کشا تھا

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا
بحر گر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا

تنگیِ دل کا گلہ کیا یہ وہ کافر دل ہے
کہ اگر تنگ نہ ہوتا تو پریشاں ہوتا

بعد یک عمر ورع بار تو دیتا بارے
کاش رضواں ہی درِ یار کا درباں ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

نہ تھا کچھ تو خدا تھا ، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

ڈبویا مجھ کو ہونے نے ، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

ہوا جب غم سے یوں بے حس تو غم کیا سر کے کٹنے کا

نہ ہوتا گر جدا تن سے تو زانو پر دھرا ہوتا

ہوئی مدت کہ غالبؔ مر گیا ، پر یاد آتا ہے

وہ ہر اک بات پر کہنا کہ یوں ہوتا تو کیا ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

یک ذرہ زمیں نہیں بیکار باغ کا
یاں جادہ بھی فتیلہ ہے لالے کے داغ کا

بے مے کسے ہے طاقت آشوب آگہی
کھینچا ہے عجز حوصلہ نے خط ایاغ کا

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

تازہ نہیں ہے نشۂ فکرِ سخن مجھے
تریاکی قدیم ہوں دود چراغ کا

سو بار بند عشق سے آزاد ہم ہوئے
پر کیا کریں کہ دل ہی عدو ہے فراغ کا

بے خون دل ہے چشم میں موج نگہ غبار
یہ مے کدہ خراب ہے مے کے سراغ کا

باغ شگفتہ تیرا بساط نشاط دل
ابرِ بہار خمکدہ کس کے دماغ کا!

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

وہ مری چینِ جبیں سے غم پنہاں سمجھا
راز مکتوب بہ بے ربطی عنواں سمجھا

یک الف بیش نہیں صیقل آئینہ ہنوز
چاک کرتا ہوں میں جب سے کہ گریباں سمجھا

شرح اسباب گرفتاری خاطر مت پوچھ
اس قدر تنگ ہوا دل کہ میں زنداں سمجھا

بدگمانی نے نہ چاہا اسے سرگرم خرام
رخ پہ ہر قطرہ عرق دیدۂ حیراں سمجھا

عجز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بدخو ہو گا
نبض خس سے تپش شعلۂ سوزاں سمجھا

سفر عشق میں ضعف نے راحت طلبی
ہر قدم سائے کو میں اپنے شبستاں سمجھا

تھا گریزاں مژۂ یار سے دل تا دمِ مرگ
دفع پیکان قضا اس قدر آساں سمجھا

دل دیا جان کے کیوں اس کو وفادار ، اسدؔ
غلطی کی کہ جو کافر کو مسلماں سمجھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا — دل ، جگر تشنۂ فریاد آیا

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز — پھر ترا وقت سفر یاد آیا

سادگی ہائے تمنا ، یعنی — پھر وہ نیرنگ نظر یاد آیا

عذر واماندگی ،اے حسرت دل ! — نالہ کرتا تھا ، جگر یاد آیا

زندگی یوں بھی گزر ہی جاتی — کیوں ترا راھگزر یاد آیا

کیا ہی رضواں سے لڑائی ہو گی — گھر ترا خلد میں گر یاد آیا

آہ وہ جرأت فریاد کہاں — دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا

پھر ترے کوچے کو جاتا ہے خیال — دل گم گشتہ ، مگر ، یاد آیا

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے! — دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

میں مجنوں پہ لڑکپن میں اسدؔ
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا
آپ آتے تھے، مگر کوئی عناں گیر بھی تھا

تم سے بے جا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبۂ خوبیِ تقدیر بھی تھا

تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دوں؟
کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا

قید میں ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد
ہاں کچھ اک رنج گرانباریِ زنجیر بھی تھا

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا؟
بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی
گر بگڑ بیٹھے تو میں لائق تعزیر بھی تھا

دیکھ کر غیر کو ہو کیوں نہ کلیجا ٹھنڈا
نالہ کرتا تھا، و لے طالب تاثیر بھی تھا

پیشے میں عیب نہیں، رکھیے نہ فرہاد کو نام
ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جوانمیر بھی تھا

ہم تھے مرنے کو کھڑے، پاس نہ آیا، نہ سہی
آخر اس شوخ کے ترکش میں کوئی تیر بھی تھا

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

ریختے کے تمھیں استاد نہیں ہو غالبؔ
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میرؔ بھی تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

لب خشک در تشنگی مردگاں کا
زیارت کدہ ہوں دل آزردگاں کا

ہمہ ناامیدی ، ہمہ بدگمانی
میں دل ہوں فریب وفا خوردگاں کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

تو دوست کسی کا بھی، ستمگر! نہ ہوا تھا
اوروں پہ ہے وہ ظلم کہ مجھ پر نہ ہوا تھا

چھوڑا مہِ نخشب کی طرح دستِ قضا نے
خورشید ہنوز اس کے برابر نہ ہوا تھا

توفیق بہ اندازۂ ہمت ہے ازل سے
آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا

جب تک نہ دیکھا تھا قدِ یار کا عالم
میں معتقد فتنۂ محشر نہ ہوا تھا

میں سادہ دل، آزردگیِ یار سے خوش ہوں
یعنی سبق شوق مکرر نہ ہوا تھا

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

جاری تھی اسدؔ داغِ جگر سے مرے تحصیل
آتشکدہ جاگیرِ سمندر نہ ہوا تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا
رشتۂ ہر شمع خارِ کسوتِ فانوس تھا

مشہد عاشق سے کوسوں تک جو اُگتی ہے حنا
کس قدر یارب ہلاکِ حسرت پابوس تھا

حاصلِ الفت نہ دیکھا جز شکست آرزو
دل بہ دل پیوستہ، گویا، یک لب افسوس تھا

کیا کروں بیماری غم کی فراغت کا بیاں
جو کہ کھایا خونِ دل ، بے منت کیموس تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا
قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریے
اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا
جس دل پہ ناز تھا مجھے، وہ دل نہیں رہا

جاتا ہوں داغِ حسرتِ ہستی لیے ہوئے
ہوں شمع کشتہ ، درخورِ محفل نہیں رہا

مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ میں
شایانِ دست و بازوے قاتل نہیں رہا

بر روے شش جہت درِ آئینہ باز ہے
یاں امتیازِ ناقص و کامل نہیں رہا

وا، کر دیے ہیں شوق نے بندِ نقابِ حسن
غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا

گو میں رہا رہینِ ستم ہاے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

دل سے ہواے کشتِ وفا مٹ گئی کہ واں
حاصل سواے حسرتِ حاصل نہیں رہا

بیدادِ عشق سے نہیں ڈرتا ، مگر اسدؔ!
جس دل پہ ناز تھا مجھے ، وہ دل نہیں رہا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

رشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف
عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا

ذرہ ذرہ ساغرِ مے خانۂ نیرنگ ہے
گردشِ مجنوں بہ چشمکہائے لیلیٰ آشنا

شوق ہے ساماں طرازِ نازشِ اربابِ عجز
ذرہ، صحرا دستگاہ و قطرہ، دریا آشنا

میں اور اک آفت کا ٹکڑا، وہ دل وحشی کہ ہے
عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا

شکوہ سنجِ رشکِ ہمدیگر نہ رہنا چاہیے
میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آشنا

کوہکن نقاشِ یک تمثالِ شیریں تھا، اسدؔ
سنگ سے سر مار کر ہووے نہ پیدا آشنا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیان اپنا
بن گیا رقیب آخر ، تھا جو راز داں اپنا

مے وہ کیوں بہت پیتے بزم غیر میں یارب
آج ہی ہوا منظور ان کو امتحاں اپنا

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے
عرش سے ادھر ہوتا ، کاشکے ، مکاں اپنا

دے وہ جس قدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالیں گے
بارے آشنا نکلا ، ان کا پاسباں ، اپنا

درد دل لکھوں کب تک، جاؤں ان کو دکھلا دوں
انگلیاں فگار اپنی ، خامہ خونچکاں اپنا

گھستے گھستے مٹ جاتا، آپ نے عبث بدلا
تنگِ سجدہ سے میرے سنگ آستاں اپنا

تا کرے نہ غمازی کر لیا ہے دشمن کو
دوست کی شکایت میں ہم نے ہمزباں اپنا

ہم کہاں کے دانا تھے کس ہنر میں یکتا تھے
بے سبب ہوا غالبؔ دشمن آسماں اپنا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

سرمۂ مفت نظر ہوں ، مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشمِ خریدار پہ احساں میرا
رخصت نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم
تیرے چہرے سے ہو ظاہر غم پنہاں میرا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

غافل بہ وہم ناز خود آرا ہے ورنہ یاں
بے شانۂ صبا نہیں طرّہ گیاہ کا

بزمِ قدح سے عیش تمنا نہ رکھ کہ رنگ
صید ز دام جستہ ہے اس رامگاہ کا

رحمت اگر قبول کرے، کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا

مقتل کو کس نشاط سے جاتا ہوں میں کہ ہے
پر گل خیال زخم سے دامن نگاہ کا

جاں در ہوائے یک نگہ گرم ہے اسدؔ
پروانہ ہے وکیل ترے داد خواہ کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جور سے باز آئے ، پر باز آئیں کیا
کہتے ہیں ہم تجھ کو منہ دکھلائیں کیا

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاو
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

ہو لیے کیوں نامہ بر کے ساتھ ساتھ
یا رب اپنے خط کو ہم پہنچائیں کیا؟

موج خوں سر سے گزر ہی کیوں نہ جائے
آستانِ یار سے اٹھ جائیں کیا؟

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ
مر گئے پر ، دیکھیے دکھلائیں کیا

پوچھتے ہیں وہ کہ غالبؔ کون ہے
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
چمن زنگار ہے آئینہ بادِ بہاری کا
حریف جوشش دریا نہیں خود داری ساحل
جہاں ساقی ہو تو ، باطل ہے دعوٰی ہوشیاری کا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

تجھ سے، قسمت میں مری صورت قفل ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

دل ہوا کشمکش چارۂ زحمت میں تمام
مٹ گیا گھسنے میں اس عقدے کا وا ہو جانا

اب جفا سے بھی ہیں محروم ہم اللہ اللہ
اس قدر دشمن ارباب وفا ہو جانا

ضعف سے گریہ مبدل بہ دم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

دل سے مٹنا تری انگشت حنائی کا خیال
ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

ہے مجھے ابر بہاری کا برس کر کھلنا
روتے روتے غم فرقت میں فنا ہو جانا

گر نہیں نکہت گل کو ترے کوچے کی ہوس
کیوں ہے گرد رہ جولان صبا ہو جانا

تا کہ تجھ پر کھلے اعجاز ہوائے صیقل
دیکھ برسات میں سبز آئنے کا ہو جانا

بخشے ہے جلوۂ گل، ذوق تماشا غالبؔ
چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موج شراب
دے بطِ مے کو دل و دست شنا موج شراب

پوچھ مت وجہِ سیہ مستی ارباب چمن
سایۂ تاک میں ہوتی ہے ہوا موج شراب

جو ہوا غرقۂ مے بخت رسا رکھتا ہے
سر سے گزرے پہ بھی ہے بال ہما موج شراب

ہے یہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے اگر
موج ہستی کو کرے فیض ہوا موجِ شراب

بارموج اٹھتی ہے طوفان طرب سے ہر سو،
موج گل موج شفق موج صبا، موج شراب

جس قدر روح نباتی ہے جگر تشنہ ناز
دے ہے تسکیں بہ دم آب بقا موج شراب

بسکہ دوڑے ہے رگ تاک میں خوں ہو ہو کر
شہپر رنگ سے ہے باک کشا موج شراب

موجۂ گل سے چراغاں ہے گزرگاہ خیال
ہے تصور میں زبس جلوہ نما موجِ شراب

نشے کے پردے میں ہے محوِ تماشائے دماغ
بسکہ رکھتی ہے سر نشو ونما موج شراب

ایک عالم پہ ہیں طوفانی کیفیت فصل
موجۂ سبزۂ نوخیز سے تا موج شراب

شرح ہنگامۂ ہستی ہے زہے موسمِ گل!
رہبر قطرہ بہ دریا ہے، خوشا موجِ شراب

ہوش اڑتے ہیں مرے جلوۂ گل دیکھ، اسدؔ
پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

افسوس کہ دنداں کا کیا رزق فلک نے
جن لوگوں کی تھی درخور عقد گہر انگشت

کافی ہے نشانی تری ، چھلے کا نہ دینا
خالی مجھے دکھلا کے بہ وقت سفر انگشت

لکھتا ہوں اسدؔ سوزش دل سے سخن گرم
تا رکھ نہ سکے کوئی مرے حرف پر انگشت

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت — پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت

جگر کو مرے، عشق خونابہ مشرب — لکھے ہے: خداوند نعمت سلامت

علی الرغم دشمن شہید وفا ہوں — مبارک مبارک سلامت سلامت

نہیں گر سر و برگِ ادراک معنی

تماشائے نیرنگِ صورت سلامت

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالبؔ
یار لائے مری بالیں پہ اسے ، پر کس وقت

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست
دودِ شمعِ کشتہ تھا شاید خطِ رخسارِ دوست

اے دلِ ناعاقبت اندیش ضبطِ شوق کر
کون لا سکتا ہے تابِ جلوۂ دیدارِ دوست

خانہ ویراں سازیِ حیرت تماشا کیجیے
صورتِ نقشِ قدم ہوں رفتہ رفتارِ دوست

عشق میں بیداد رشکِ غیر نے مارا مجھے
کشتۂ دشمن ہوں آخر، گرچہ تھا بیمارِ دوست

چشمِ ما روشن کہ اس بے درد کا دل شاد ہے
دیدۂ پرخوں ہمارا، ساغرِ سرشارِ دوست

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

غیر یوں کرتا ہے میری پرسش اس کے ہجر میں
بے تکلف دوست ہو جیسے کوئی غمخوار دوست

تا کہ میں جانوں کہ ہے اس کی رسائی واں تلک
مجھ کو دیتا ہے پیام وعدۂ دیدار دوست

جب کہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعف دماغ
سر کرے ہے وہ حدیث زلف عنبر بار دوست

چپکے چپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر
ہنس کے کرتا ہے بیانِ شوخیِ گفتار دوست

مہربانی ہائے دشمن کی شکایت کیجیے؟
یا بیان کیجے سپاس لذت آزار دوست؟

یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آئی ہے آپ
ہے ردیف شعر میں غالبؔ ز بس تکرار دوست

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

گلشن میں بندوبست بہ رنگ دگر ہے آج
قمری کا طوق حلقۂ بیرونِ در ہے آج

آتا ہے ایک پارۂ دل ہر فغان کے ساتھ
تارِ نفس کمندِ شکارِ اثر ہے آج

اے عافیت کنارہ کر ، اے انتظام چل
سیلاب گریہ در پے دیوار و در ہے آج

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

لو ہم مریض عشق کے بیمار دار ہیں
اچھا اگر نہ ہو تو مسیحا کا کیا علاج!

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ
اگر شراب نہیں ، انتظارِ ساغر کھینچ

کمال گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ
بہ رنگ خار مرے آئنے سے جوہر کھینچ

تجھے بہانۂ راحت ہے انتظار اے دل
کیا ہے کس نے اشارہ کہ نازِ بستر کھینچ

تری طرف ہے، بہ حسرت، نظارۂ نرگس
بہ کوریِ دل و چشم رقیب ساغر کھینچ

بہ نیم غمزہ ادا کر حق ودیعت ناز
نیام پردۂ زخم جگر سے خنجر کھینچ

مرے قدح میں ہے صہبائے آتش پنہاں
بہ روئے سفرہ کباب دل سمندر کھینچ

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے، آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد

منصبِ شیفتگی کے کوئی قابل نہیں رہا
ہوئی معزولی انداز و ادا میرے بعد

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

خوں ہے دل، خاک میں احوال بتاں پر یعنی
ان کے ناخن ہوئے محتاج حنا میرے بعد

درخور عرض نہیں جوہر بیداد کو جا
نگۂ ناز ہے سرمے سے خفا میرے بعد

ہے جنوں اہل جنوں کے لیے آغوش وداع
چاک ہوتا ہے گریباں سے جدا میرے بعد

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی میں صلا میرے بعد

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی
کہ کرے تعزیت مہر و وفا میرے بعد

آئے ہے بیکسی عشق پہ رونا غالبؔ
کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

بلا سے ہیں جو یہ پیشِ نظر در و دیوار
نگاہِ شوق کو ہیں بال و پر در و دیوار

وفورِ اشک نے کاشانے کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در در و دیوار

نہیں ہے سایہ، کہ سن کر نویدِ مقدمِ یار
گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار

ہوئی کس قدر ارزانیِ مے جلوہ
کہ مست ہے ترے کوچے میں ہر در و دیوار

جو ہے تجھے سرِ سودائے انتظار تو آ
کہ ہیں دکانِ متاعِ نظر در و دیوار

ہجومِ گریہ کا سامان کب کیا میں نے
کہ گر پڑے نہ مرے پانؤ پر در و دیوار

وہ آ رہا مرے ہمسائے میں، تو سائے سے
ہوئے فدا در و دیوار پر در و دیوار

نظر میں کھٹکے ہے بن تیرے، گھر کی آبادی
ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھ کر در و دیوار

نہ پوچھ بے خودیِ عیشِ مقدمِ سیلاب
کہ ناچتے ہیں پڑے، سر بسر، در و دیوار

نہ کہ کسی سے کہ غالبؔ نہیں زمانے میں
حریف رازِ محبت، مگر در و دیوار

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

گھر جب بنا لیا ترے در پر کہے بغیر
جانے گا اب بھی تو ، نہ مرا گھر کہے بغیر؟

کہتے ہیں ، جب رہی نہ مجھے طاقت سخن
جانوں کسی کے دل کی میں کیونکر کہے بغیر؟

کام اس سے آپڑا ہے کہ جس کا جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر

جی میں ہی کچھ نہیں ہے ہمارے، وگرنہ ہم
سر جائے یا رہے ، نہ رہیں پر کہے بغیر

چھوڑوں گا میں نہ اس بت کافر کا پوجنا
چھوڑے نہ خلق گو مجھے کافر کہے بغیر

مقصد ہے ناز و غمزہ ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

بہرا ہوں میں تو چاہیے دونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

غالبؔ نہ کر حضور میں تو بار بار عرض
ظاہر ہے تیرا حال سب ان پر کہے بغیر

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کیوں جل گیا نہ تابِ رخِ یار دیکھ کر
جلتا ہوں اپنی طاقتِ دیدار دیکھ کر

آتش پرست کہتے ہیں اہلِ جہاں مجھے
سرگرمِ نالہ ہائے شرر بار دیکھ کر

کیا آبروئے عشق جہاں عام ہو جفا
رکتا ہوں، تم کو بے سبب آزار دیکھ کر

آتا ہے میرے قتل کو پر جوشِ رشک سے
مرتا ہوں اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر

ثابت ہوا ہے گردنِ مینا پہ خونِ خلق
لرزے ہے موجِ مے تری رفتار دیکھ کر

وا حسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
ہم کو حریصِ لذتِ آزار دیکھ کر

بک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ
لیکن عیارِ طبعِ خریدار دیکھ کر

زنار باندھ، سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر

ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

کیا بدگماں ہے مجھ سے کہ آئینے میں مرے
طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھ کر

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی، نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

سر پھوڑنا وہ غالبؔ شوریدہ حال کا
یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھ کر

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشاں پر
میں ہوں وہ قطرۂ شبنم کہ ہو خارِ بیاباں پر

نہ چھوڑی حضرت یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی
سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر

فنا تعلیم درسِ بے خودی ہوں اس زمانے سے
کہ مجنوں لام الف لکھتا تھا دیوارِ دبستاں پر

فراغت کس قدر رہتی مجھے تشویشِ مرہم سے
بہم گر صلح کرتے پارہ ہائے دلِ نمکداں پر

نہیں اقلیمِ الفت میں کوئی طومارِ ناز ایسا
کہ پشتِ چشم سے جس کے نہ ہووے مہرِ عنواں پر

مجھے اب، دیکھ کر ابرِ شفق آلودہ، یاد آیا
کہ فرقت میں تری، آتش برستی تھی گلستاں پر

بجز پروازِ شوقِ ناز کیا باقی رہا ہو گا
قیامت اک ہوائے تند ہے خاکِ شہیداں پر

نہ لڑنا ناصح سے غالبؔ کیا ہوا اگر اس نے شدت کی؟
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر!

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہے بسکہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

یارب وہ نہ سمجھے ہیں، نہ سمجھیں گے مرے بات
دے اور دل ان کو، جو نہ دے مجھے کو زباں اور

ابرو سے ہے کیا اس نگہِ ناز کو پیوند
ہے تیر مقرر مگر اس کی ہے کماں اور

تم شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم، جب اٹھیں گے
لے آئیں گے بازار سے، جا کر دل و جاں اور

ہر چند سبک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگ گراں اور

ہے خون جگر جوش میں، دل کھول کے روتا
ہوتے جو کئی دیدۂ خونابہ فشاں اور

مرتا ہوں اس آواز پہ، ہر چند سر اڑ جائے
جلاد کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ''ہاں اور''

لوگوں کو ہے خورشید جہاں تاب کا دھوکا
ہر روز دکھاتا ہوں میں اک داغ نہاں اور

لیتا، نہ اگر دل تمھیں دیتا، کوئی دم چین
کرتا، جو نہ مرتا، کوئی دن آہ و فغاں اور

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

صفائے حیرت آئینہ ہے سامان زنگ آخر
تغیر آب بر جا ماندہ کا پاتا ہے رنگ آخر
نہ کی سامانِ عیش و جاہ نے تدبیر وحشت کی
ہوا جام زمرد بھی مجھے داغ پلنگ آخر

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جنوں کی دستگیری کس سے ہو، گر ہو نہ عریانی
گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن پر

بہ رنگ کاغذ آتش زدہ ، نیرنگ بیتابی
ہزار آئینہ دل باندھے ہے بال یک تپیدن پر

فلک سے ہم عیش رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہے
متاع بردہ کو سمجھے ہوئے ہیں قرض رہزن پر

ہم اور وہ بے سبب رنج ، آشنا دشمن ، کہ رکھتا ہے
شعاع مہر سے تہمت نگہ کی چشم زوزن پر

فنا کو سونپ ، گر مشتاق ہے اپنی حقیقت کا
فروغ طالع خاشاک ہے موقوف گلخن پر

اسدؔ بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
''تو مشق ناز کر ، خون دو عالم میری گردن پر''

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ستم کش مصلحت سے ہوں کہ خوباں تجھ پہ عاشق ہیں
تکلف بر طرف مل جائے گا تجھ سا رقیب آخر

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور

مٹ جائے گا سر، گر ترا پتھر نہ گھسے گا
ہوں در پہ ترے ناصیہ فرسا کوئی دن اور

آئے ہو کل، اور آج ہی کہتے ہو کہ جاؤں
مانا کہ ہمیشہ نہیں، اچھا، کوئی دن اور

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب، قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

ہاں اے فلک پیر، جواں تھا ابھی عارف
کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

تم ماہِ شبِ چار دہم تھے مرے گھر کے
پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور

تم کون سے تھے ایسے کھرے داد و ستد کے!
کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

مجھ سے تمھیں نفرت سہی، نیر سے لڑائی
بچوں کا بھی دیکھا نہ تماشا کوئی دن اور

گزری نہ بہر حال یہ مدت خوش و ناخوش
کرنا تھا جواں مرگ! گزارا کوئی دن اور

ناداں ہو جو کہتے ہو کہ کیوں جیتے ہو غالبؔ
قسمت میں ہے مرنے کی تمنا کوئی دن اور

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

فارغ مجھے نہ جان کہ مانند صبح و مہر
ہے داغ عشق زینت جیب کفن ہنوز

ہے ناز مفلسان زرِ از دست رفتہ پر
ہوں گل فروش شوخی داغِ کہن ہنوز

مے خانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں
خمیازہ کھینچے ہے بت بیداد فن ہنوز

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

حریف مطلب مشکل نہیں فسونِ نیاز
دعا قبول ہو یا رب ، کہ عمر خضر دراز

نہ ہو بہ ہرزہ ، بیاباں نورد وہم وجود
ہنوز تیرے تصور میں ہے نشیب و فراز

وصال جلوہ تماشا ہے پر دماغ کہاں
کہ دیجئے آئنۂ انتظار کو پرواز

ہر ایک ذرہ عاشق ہے آفتاب پرست
گئی نہ خاک ہوے پر ہوائے جلوۂ ناز

نہ پوچھ وسعت مے خانہ جنوں غالب
جہاں یہ کاسۂ گردوں ہے ایک خاک انداز

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

وسعت سعی کرم دیکھ کر سر تا سرِ خاک
گزرے ہے آبلہ پا ابر گہر بار ہنوز
یک قلم کاغذِ آتش زدہ ہے صفحۂ دشت
نقش پا میں ہے تپِ گرمی رفتار ہنوز

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز　　کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز

دل سے نکلا ، پہ نہ نکلا دل سے　　ہے ترے تیر کا پیکان عزیز

تاب لائے ہی بنے گی غالبؔ

واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نہ گل نغمہ ہوں، نہ پردۂ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز

تو اور آرایش خم کا کُلل
میں اور اندیشہ ہاے دور دراز

لافِ تمکیں ، فریب سادہ دلی
ہم ہیں اور راز ہاے سینہ گداز

ہوں گرفتار الفت صیاد
ورنہ باقی ہے طاقت پرواز

وہ بھی دن ہو کہ اس ستمگر سے
ناز کھینچوں بجاے حسرت ناز

نہیں دل میں مرے وہ قطرۂ خوں
جس سے مژگاں ہوئینہ ہو گل باز

اے ترا غمزہ ، یک قلم انگیز
اے ترا ظلم ، سر بسر انداز

تو ہوا جلوہ گر ، مبارک ہو
ریزش سجدۂ جبین نیاز

مجھ کو پوچھا تو کچھ غضب نہ ہوا
میں غریب اور تو غریب نواز

اسد اللہ خاں تمام ہوا
اے دریغا! وہ رندِ شاہد باز

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مژدہ، اے ذوقِ اسیری کہ نظر آتا ہے
دام خالی قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس

جگر تشنۂ آزار تسلی نہ ہوا
جوئے خوں ہم نے بہائی بن ہر خار کے پاس

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ہے ہے!
خوب وقت آئے تم اس عاشقِ بیمار کے پاس

میں بھی رک رک کے نہ مرتا، جو زباں کے بدلے
دشنہ اک تیز سا ہوتا مرے غمخوار کے پاس

دہن شیریں میں جا بیٹھیے لیکن اے دل
نہ کھڑے ہوجیے خوباں کے آزار کے پاس

دیکھ کر تجھ کو، چمن بسکہ نمو، کرتا ہے
خود بخود پہنچے ہے گل گوشۂ دستار کے پاس

مر گیا پھوڑ کے سر غالبِ وحشی، ہے ہے!
بیٹھنا اس کا وہ آکر تری دیوار کے پاس

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

نہ لیوے گر خس جوہر طراوت سبزۂ خط سے
لگاوے خانۂ آئینہ میں روے نگارِ آتش
فروغ حسن سے ہوتی ہے حلِ مشکلِ عاشق
نہ نکلے شمع کے پا سے ، نکالے گر نہ خار آتش

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

جادہ راہ خور کو وقت شام ہے تارِ شعاع
چرخ وا کرتا ہے ماہِ نو سے آغوشِ وداع

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

رخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانیِ شمع
ہوئی ہے آتشِ گل ، آبِ زندگانیِ شمع

زبانِ اہلِ زباں میں ہے مرگ خاموشی
یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانیِ شمع

کرے ہے صرف بہ ایمائے شعلہ، قصہ تمام
بطرزِ اہلِ فنا ہے فسانہ خوانیِ شمع

غم اس کو حسرتِ پروانہ کا ہے اے شعلہ!
ترے لرزنے سے ظاہر ہے ناتوانیِ شمع

ترے خیال سے روح اہتراز کرتی ہے
بہ جلوہ ریزیِ باد و بہ پرفشانیِ شمع

نشاطِ داغِ غمِ عشق کی بہار نہ پوچھ
شگفتگی ہے شہیدِ گلِ خزانیِ شمع

جلے ہے دیکھ کے بالینِ یار پر مجھ کو
نہ کیوں ہو دل پہ مرے داغِ بدگمانیِ شمع

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

بیم رقیب سے نہیں کرتے وداع ہوش
مجبور ، یاں تلک ہوے اے اختیار حیف
جلتا ہے دل کہ کیوں نہ ہم ایک بار جل گئے
اے ناتمامی نفس شعلہ بار حیف

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلانِ بے پروا نمک
کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک

گردِ راہِ یار ہے سامانِ نازِ زخمِ دل
ورنہ ہوتا ہے جہاں میں کس قدر پیدا نمک

مجھ کو ارزانی رہے، تجھ کو مبارک ہو جیو
نالۂ بلبل کا درد اور خندۂ گل کا نمک

شورِ جولاں تھا کنارِ بحر پر کس کا کہ آج
گردِ ساحل ہے بہ زخمِ موجۂ دریا نمک

داد دیتا ہے مرے زخمِ جگر کی واہ واہ
یاد کرتا ہے مجھے، دیکھے ہے وہ جس جا نمک

چھوڑ کر جانا تنِ مجروحِ عاشق، حیف ہے
دل طلب کرتا ہے زخم اور مانگے ہیں اعضا نمک

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پے توفیرِ درد
زخم مثلِ خندۂ قاتل ہے سر تا پا نمک

یاد ہیں غالبؔ تجھے وہ دن کہ وجدِ ذوق میں
زخم سے گرتا تو میں پلکوں سے چنتا تھا نمک

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کامِ نہنگ
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب
دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

یک نظر بیش نہیں فرصتِ ہستی، غافل
گرمیِ بزم ہے اک رقصِ شرر ہونے تک

غم ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیرِ یک دلِ بے مدّعا نہ مانگ
آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہے کس ہلاک فریب وفاے گل
بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہاے گل

آزادی نسیم مبارک کہ ہر طرف
ٹوٹے پڑے ہیں حلقۂ دامِ ہواے گل

جو تھا سو موج رنگ کے دھوکے میں مر گیا
اے واے نالۂ لبِ خونیں نواے گل

خوش حال اس حریف سیہ مست کا کہ جو
رکھتا ہو مثلِ سایۂ گل سر بہ پاے گل

ایجاد کرتی ہے اسے تیرے لیے بہار
میرا رقیب ہے نفس عطر ساے گل

شرمندہ رکھتے ہیں مجھے باد بہار سے
میناے بے شراب و دل بے ہواے گل

سطوت سے تیرے جلوۂ حسنِ غیور کی
خوں ہے مری نگاہ میں رنگِ اداۓ گل

تیرے ہی جلوے کا ہے یہ دھوکا کہ آج تک
بے اختیار دوڑے ہے گل در قفاے گل

غالبؔ مجھے ہے اس سے ہم آغوشی آرزو
جس کا خیال ہے گل جیب قباے گل

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

محفلیں برہم کرے ہے گنجفہ بازِ خیال
ہیں ورق گردانیِ نیرنگ یک بت خانہ ہم

باوجود یک جہاں ہنگامہ، پیدائی نہیں
ہیں چراغانِ شبستانِ دلِ پروانہ ہم

ضعف سے ہے، نے قناعت سے، یہ ترکِ جستجو
ہیں وبال تکیہ گاہ ہمت مردانہ ہم

دائم الحبس اس میں ہیں لاکھوں تمنائیں اسدؔ
جانتے ہیں سینۂ پُر خوں کو زنداں خانہ ہم

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

بہ نالہ حاصلِ دل بستگی فراہم کر
متاعِ خانۂ زنجیر ، جز صدا، معلوم!

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی شرم

وہ حلقہ ہاے زلف کمیں میں ہیں اے خدا
رکھ لیجو میرے دعویِ وارستگی کی شرم

لوں وام بخت خفتہ سے یک خواب خوش ولے
غالبؔ یہ خوف ہے کہ کہاں سے ادا کروں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

وہ فراق اور وہ وصال کہاں
وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں

فرصت کاروبار شوق کسے
ذوق نظارۂ جمال کہاں

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا
شورِ سودائے خط و خال کہاں

تھی وہ اک شخص کے تصور سے
اب وہ رعنائی خیال کہاں

ایسا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت، جگر میں حال کہاں

ہم سے چھوٹا قمار خانۂ عشق
واں جو جاویں، گرہ میں مال کہاں

فکر دنیا میں سر کھپاتا ہوں
میں کہاں اور یہ وبال کہاں

مضمحل ہو گئے قویٰ غالبؔ
وہ عناصر میں اعتدال کہاں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں
ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں

آج ہم اپنی پریشانیِ خاطر ان سے
کہتے جاتے تو ہیں پر دیکھیے کیا کہتے ہیں

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ، انھیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ رُبا کہتے ہیں

دل میں آ جائے ہے، ہوتی ہے جو فرصت غش سے
اور پھر کون سے نالے کو رسا کہتے ہیں

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلے کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

پائے افگار پہ جب سے تجھے رحم آیا ہے
خارِ رہ کو ترے ہم مہرِ گیا کہتے ہیں

اک شرر دل میں ہے، اس سے کوئی گھبرائے گا کیا
آگ مطلوب ہے ہم کو جو ہوا کہتے ہیں

دیکھیے لاتی ہے اس شوخ کی نخوت کیا رنگ
اس کی ہر بات پہ ہم نامِ خدا کہتے ہیں

وحشتؔ و شیفتہؔ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالبؔ آشفتہ نوا، کہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

آبرو کیا خاک اس گل کی گلشن میں نہیں
ہے گریبان ننگِ پیراہن جو دامن میں نہیں

ضعف سے اے گریہ کچھ باقی مرے تن میں نہیں
رنگ ہو کر اڑ گیا، جو خوں کے دامن میں نہیں

ہو گئے ہیں جمع اجزائے نگاہِ آفتاب
ذرّے اس کے گھر کی دیواروں کے روزن میں نہیں

کیا کہوں تاریکیِ زندانِ غم اندھیر ہے
پنبہ نورِ صبح سے کم جس کے روزن میں نہیں

رونقِ ہستی ہے عشقِ خانہ ویراں ساز سے
انجمن بے شمع ہے، گر برق خرمن میں نہیں

زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا ہے طعن
غیر سمجھا ہے کہ لذت زخم سوزن میں نہیں

بسکہ ہیں ہم اک بہارِ ناز کے مارے ہوئے
جلوۂ گل کے سوا گرد اپنے مدفن میں نہیں

قطرہ قطرہ اک ہیولیٰ ہے نئے ناسور کا
خوں بھی ذوقِ درد سے فارغ مرے تن میں نہیں

لے گئی ساقی کی نخوت قلزم آشامی مری
موج مے کی آج رگ مینا کی گردن میں نہیں

ہو فشارِ ضعف میں کیا ناتوانی کی نمود
قد کے جھکنے کی بھی گنجائش مرے تن میں نہیں

تھی وطن میں شان کیا غالبؔ کہ ہو غربت میں قدر
بے تکلف ہوں وہ مشتِ خس کہ گلخن میں نہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

عہدے سے مدحِ ناز کے، باہر نہ آ سکا — گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں

حلقے ہیں چشم ہائے کشادہ بہ سوئے دل — ہر تارِ زلف کو نگہِ سرمہ سا کہوں

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش — تو اور ایک وہ نہ شنیدن کہ کیا کہوں

ظالم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ
ہے ہے ! خدا نہ کردہ ، تجھے بیوفا کہوں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے ، چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں

ضعف میں طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے
بات کچھ سر تو نہیں ہے کہ اٹھا بھی نہ سکوں

زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ، ستمگر ! ورنہ
کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نہ سکوں؟

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذر مستی ایک دن

غرہ اوج بنائے عالم امکاں نہ ہو
اس بلندی کے نصیبوں میں ہے پستی ایک دن

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیے
بے صدا ہو جائے گا یہ سازِ ہستی ایک دن

دھول دھپّا اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالبؔ پیش دستی ایک دن

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہم پر جفا سے ترکِ وفا کا گماں نہیں
اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحاں نہیں

کس منہ سے شکر کیجیے اس لطف خاص کا
پرسش ہے اور پاے سخن درمیاں نہیں

ہم کو ستم عزیز ، ستمگر کو ہم عزیز
نا مہرباں نہیں ہے اگر مہرباں عزیز

بوسہ نہیں ، نہ دیجیے دشنام ہی سہی
آخر زبان تو رکھتے ہو تم گر دہاں نہیں

ہر چند جاں گدازیِ قہر و عتاب ہے
ہر چند پشت گرمی تاب و تواں نہیں

جان مطربِ ترانہ ھل من مزید ہے
لب پر وہ سنج زمزمۂ الاماں نہیں

خنجر سے چیر سینہ اگر دل نہ ہو دو نیم
دل میں چھری چبھو، مژہ گر خونچکاں نہیں

ہے ننگِ سینہ دل اگر آتشکدہ نہ ہو
ہے عارِ دل نفس اگر آذر فشاں نہیں

نقصاں نہیں جنوں میں، بلا سے ہو گھر خراب
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں

کہتے ہو کیا لکھا ہے تری سرنوشت میں
گویا جبیں پہ سجدۂ بت کا نشاں نہیں

پاتا ہوں اس سے داد کچھ اپنے کلام کی
روح القدس اگرچہ مرا ہمزباں نہیں

جاں ہے بہاے بوسہ و لے کیوں کہے ابھی
غالبؔ کو جانتا ہے کہ وہ نیم جاں نہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مانعِ دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں
ایک چکر ہے مرے پانو میں، زنجیر نہیں

شوق اس دشت میں دوڑائے ہے مجھ کو کہ جہاں
جادہ غیر از نگہ دیدۂ تصویر نہیں

حسرت لذت آزار رہی جاتی ہے
جادۂ راہ وفا جز دمِ شمشیر نہیں

رنگ نومیدی جاوید؛ گوارا رہیو
خوش ہوں گر نالہ زبونی کشِ تاثیر نہیں

سر کھجاتا ہے جہاں زخم سر اچھا ہو جائے
لذت سنگ بہ اندازۂ تقریر نہیں

جب کرم رخصت بیباکی و گستاخی دے
کوئی تقصیر بجز خجلت تقصیر نہیں

غالبؔ اپنا یہ عقیدہ ہے بقولِ ناسخؔ
"آپ بے بہرہ ہے، جو معتقد میر نہیں"

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

مت مردُمک دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں
ہیں جمع سویدِ اے دل چشم میں آہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

برشکال گریۂ عاشق ہے ، دیکھا چاہیے
کھل گئی مانند گل سو جا سے دیوارِ چمن

الفتِ گل سے غلط ہے دعوی وارستگی
سرو ہے با وصف آزادی گرفتارِ چمن

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

عشق تاثیر سے نومید نہیں جاں سپاری شجر بید نہیں
سلطنت دست بہ دست آئی ہے جامِ مے خاتمِ جمشید نہیں
ہے تجلی تری سامانِ وجود ذرّہ بے پرتو خورشید نہیں
رازِ معشوق نہ رسوا ہو جائے ورنہ مر جانے میں کچھ بھید نہیں
گردش رنگ طرب سے ڈر ہے غمِ محرومی جاوید نہیں

کہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ
ہم کو جینے کی بھی امید نہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں   خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

دل آشفتگاں خالِ کنج دہن کے   سویدا میں سیر عدم دیکھتے ہیں

ترے سروِ قامت سے اک قد آدم   قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں

تماشا ! کہ اے محور آئینہ داری   تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں

سراغ تف نالہ لے داغ دل سے   کہ شبرو کا نقش قدم دیکھتے ہیں

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ملتی ہے خوے یار سے نار التہاب میں
کافر ہوں، گر نہ ملتی ہو راحت عذاب میں

کب سے ہوں، کیا بتاؤں، جہانِ خراب میں
شب ہائے ہجر کو بھی رکھوں گر حساب میں

تا پھر نہ انتظار میں نیند آئے عمر بھر
آنے کا عہد کر گئے آئے جو خواب میں

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

جو منکرِ وفا ہو، فریب اس پہ کیا چلے
کیوں بدگماں ہوں دوست سے دشمن کے باب میں

میں مضطرب ہوں وصل میں خوفِ رقیب سے
ڈالا ہے تم کو وہم نے کس پیچ و تاب میں

میں اور خطِ وصل، خدا ساز بات ہے
جاں نذر دینی بھول گیا اضطراب میں

ہے تیوری چڑھی ہوئی اندر نقاب کے
ہے اک شکن پڑی ہوئی طرفِ نقاب میں

لاکھوں لگاؤ، ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ، ایک بگڑنا عتاب میں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

وہ نالہ دل میں خس کے برابر جگہ نہ پائے　　جس نالے سے شگاف پڑے آفتاب میں

وہ سحر مدعا طلبی میں نہ کام آئے　　جس سحر سے سفینہ رواں ہو سراب میں

غالبؔ چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی

پیتا ہوں روزِ ابر و شب ماہتاب میں

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں
یہ سوءِ ظن ہے ساقیِ کوثر کے باب میں

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیِ فرشتہ ہماری جناب میں

جاں کیوں نکلنے لگتی ہے تن سے دمِ سماع
گر وہ صدا سمائی ہے چنگ و رباب میں

رد میں ہے رخشِ عمر، کہاں دیکھیے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

اتنا ہی مجھ کو اپنی حقیقت سے بعد ہے
جتنا کہ وہمِ غیر سے ہوں پیچ و تاب میں

اصلِ شہود و شاہد و مشہور ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

ہے مشتمل نمود صور پر وجود بحر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ موج و حباب میں

شرم اک ادائے ناز ہے اپنے ہی سے سہی
ہیں کتنے بے حجاب کہ ہیں یوں حجاب میں

آرایشِ جمال سے فارغ نہیں ہنوز
پیشِ نظر ہے آئنہ دائم نقاب میں

ہے غیب غیب جس کو سمجھتے ہیں ہم شہود
ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں

غالبؔ ندیمِ دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیِ بو تراب میں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

حیراں ہوں، دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں
ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار
اے کاش جانتا نہ ترے رہگزر کو میں

ہے کیا جو کس کے باندھیے، میری بلا ڈرے
کیا جانتا نہیں ہوں تمہاری کمر کو میں

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

خواہش کو احمقوں نے پرستش دیا قرار
کیا پوجتا ہوں اس بتِ بیداد گر کو میں

پھر بے خودی میں بھول گیا راہ کوئے یار
جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو میں

اپنے پہ کر رہا ہوں قیاس اہل دہر کا
سمجھا ہوں دل پذیر، متاعِ ہنر کو میں

غالبؔ خدا کرے کہ سوارِ سمندِ ناز
دیکھوں علی بہادر عالی گہر کو میں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں
غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں

وعدۂ سیرِ گلستاں ہے، خوشا طالعِ شوق
مژدۂ قتل مقدر ہے جو مذکور نہیں

شاہدِ ہستیِ مطلق کی کمر ہے عالم
لوگ کہتے ہیں کہ ہے، پر ہمیں منظور نہیں

قطرہ اپنا بھی حقیقت میں ہے دریا لیکن
ہم کو تقلیدِ تنک ظرفیِ منصور نہیں

حسرتِ اے ذوقِ خرابی کہ وہ طاقت نہ رہی
عشق پر عربدہ کی گوں تنِ رنجور نہیں

میں جو کہتا ہوں کہ ہم لیں گے قیامت میں تمہیں
کس رعونت سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حور نہیں

ظلم کر ظلم، اگر لطف دریغ آتا ہو
تو تغافل میں کسی رنگ سے معذور نہیں

صاف دردی کشِ پیمانۂ جم ہیں ہم لوگ
واے وہ بادہ کہ افشردۂ انگور نہیں

ہوں ظہوری کے مقابل میں خفائی غالبؔ
میرے دعوے پہ یہ حجت ہے کہ مشہور نہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نالۂ جز حسنِ طلب، اے ستم ایجاد نہیں
ہے تقاضائے جفا، شکوۂ بیداد نہیں

عشق و مزدوریِ عشرت گہِ خسرو، کیا خوب
ہم کو تسلیم نکو نامیِ فرہاد نہیں

کم نہیں وہ بھی خرابی میں پہ وسعت معلوم
دشت میں ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہیں

اہلِ بینش کو ہے طوفانِ حوادث مکتب
لطمۂ موج کم از سیلیِ استاد نہیں

وائے محرومیِ تسلیم و بدا حالِ وفا
جانتا ہے کہ ہمیں طاقتِ فریاد نہیں

رنگِ تمکینِ گل و لالہ پریشاں کیوں ہے
گر چراغانِ سرِ رہگزرِ باد نہیں

سبدِ گل کے تلے بند کرے ہے گلچیں
مژدہ! اے مرغِ چمن، کہ گلزار میں صیاد نہیں

نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا
دی ہے جائے دہنِ اس کو دمِ ایجاد نہیں

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشہ ہے، ولے اس قدر آباد نہیں

کرتے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت غالبؔ
تم کو بے مہریِ یارانِ وطن یاد نہیں؟

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتا نہ پائیں تو ناچار کیا کریں

کیا شمع کے نہیں ہیں ہوا خواہ اہل بزم
ہو غم ہی جاں گداز تو غمخوار کیا کریں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہوگئی غیر کی شیریں بیانی کارگر
عشق کا اس کو گماں ہم بے زبانوں پر نہیں

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

قیامت ہے کہ سن لیلیٰ کا دشتِ قیس میں آنا
تعجب سے وہ بولا: ''یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں؟''
دل نازک پہ اس کے رحم آتا ہے مجھے غالبؔ
نہ کر سرگرم اس کافر کو الفت آزمانے میں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا
بارے اپنی بیکسی کی ہم نے پائی دادیاں
ہیں زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام
مہر گردوں ہے چراغِ رہگذار بادیاں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں
کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

نظر لگے نہ کہیں اس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں

ترے جواہر طرف کلہ کو کیا دیکھیں
ہم اوجِ طالعِ لعل و گہر کو دیکھتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں
شب فراق سے روز جزا زیاد نہیں

کوئی کہے کہ شب مہ میں کیا برائی ہے
بلا سے آج اگر دن کو ابر و باد نہیں

جو آؤں سامنے ان کے تو مرحبا نہ کہیں
جو جاؤں واں سے کہیں تو خیر باد نہیں

کبھی جو یاد بھی آتا ہوں میں تو کہتے ہیں
کہ آج بزم میں کچھ فتنہ و فساد نہیں

علاوہ عید کے ملتی ہے اور دن بھی شراب
گدائے کوچۂ مے خانہ نامراد نہیں

جہاں میں ہو غم و شادی بہم، ہمیں کیا کام!
دیا ہے ہم کو خدا نے وہ دل کہ شاد نہیں

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالبؔ
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں
ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے
ہم اک اپنی ہوا باندھتے ہیں

تیری فرصت کے مقابل اے عمر
برق کو پا بہ حنا باندھتے ہیں

قید ہستی سے رہائی معلوم
اشک کو بے سر و پا باندھتے ہیں

نشۂ رنگ سے ہے واشدِ گل
مست کب بندِ قبا باندھتے ہیں

غلطی ہائے مضامیں مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

اہلِ تدبیر کی واماندگیاں!
آبلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں

سادہ پرکار ہیں خوباں، غالبؔ
ہم سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

زمانہ سخت کم آزار ہے ، بہ جان اسدؔ
وگرنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

یا رب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے
لوح جہاں پہ حرف مکرر نہیں ہوں میں

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گناہگار ہوں ، کافر نہیں ہوں میں

کس واسطے عزیز نہیں جانتے مجھے
لعل و زمرد و زر و گوہر نہیں ہوں میں

رکھتے ہو تم قدم مری آنکھوں سے کیوں دریغ
رتبے میں مہر و ماہ سے کمتر نہیں ہوں میں

کرتے ہو مجھ کو منع قدم بوس کس لیے
کیا آسمان کے بھی برابر نہیں ہوں میں

غالبؔ وظیفہ خوار ہو ، دو شاہ کو دعا
وہ دن گئے کہ کہتے تھے نوکر نہیں ہوں میں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

سب کہاں ، کچھ لالہ وگل نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئیں

تھیں بنات النعش گردوں، دن کو پردے میں نہاں
شب کو ان کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہوگئیں

قید میں یعقوب نے لی، گو نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوار زنداں ہوگئیں

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش، پر زنانِ مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہوگئیں

جوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شامِ فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہوگئیں

ان پری زادوں سے لیں گے خلد میں ہم انتقام
قدرتِ حق سے یہی حوریں اگر واں ہوگئیں

نیند اس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اس کی ہیں
تیری زلفیں جس کے بازو پر پریشاں ہوگئیں

میں چمن میں کیا گیا، گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہوگئیں

وہ نگاہیں کیوں ہوئی جاتی ہیں یارب دل کے پار
جو مری کوتاہیِ قسمت سے مژگاں ہوگئیں

بسکہ روکا میں نے اور سینے میں ابھریں پے بہ پے
میری آہیں بخیۂ چاکِ گریباں ہوگئیں

واں گیا بھی میں تو ان کی گالیوں کا کیا جواب
یاد تھیں جتنی دعائیں صرف درباں ہوگئیں

جاں فزا ہے بادہ جس کے ہاتھ میں جام آگیا
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگ جاں ہوگئیں

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزاے ایماں ہوگئیں

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں

یوں ہی گر روتا رہا غالب تو اے اہل جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہوگئیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں
یعنی ہمارے جیب میں اک تار بھی نہیں
ہوا ہے تارِ اشک یاس رشتہ چشم سوزن میں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں
یعنی ہمارے جیب میں اک تار بھی نہیں

دل کو نیازِ حسرت دیدار کر چکے
دیکھا تو ہم میں طاقت دیدار بھی نہیں

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یہاں
طاقت بہ قدرِ لذت آزار بھی نہیں

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبال دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

گنجایش عداوت اغیار یک طرف
یاں دل میں ضعف سے ہوسِ یار بھی نہیں

ڈر نالہ ہائے زار سے میرے، خدا کو مان
آخر نوائے مرغ گرفتار بھی نہیں

دل میں ہے یار کی صفِ مژگاں سے روکشی
حالانکہ طاقتِ خلش خار بھی نہیں

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نہیں ہے زخم کوئی بخیے کے درخور مرے تن میں
ہوا ہے تارِ اشک یاس رشتہ چشم سوزن میں

ہوئی ہے مانع ذوق تماشا خانہ ویرانی
کف سیلاب باقی ہے بہ رنگ پنبہ روزن میں

ودیعت خانہ بیداد کاوش ہائے مژگاں ہوں
نگین نام شاہد ہے مرا ہر قطرہ خوں تن میں

بیاں کس سے ہو ظلمت گستری میرے شبستاں کی
شب مہ ہو جو رکھ دیں پنبہ دیواروں کی روزن میں

نکوہش مانع بے ربطی شورِ جنوں آئی
ہوا ہے خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن میں

ہوئے اس مہر وش کے جلوۂ تمثال کے آگے
پر افشاں جوہر آئینے میں، مثل ذرۂ روزن میں

نہ جانوں نیک ہوں یا بد ہوں، پر صحبت مخالف ہے
جو گل ہوں تو ہوں گلخن میں، جو خس ہوں تو ہوں گلشن میں

ہزاروں دل دیے جوشِ جنونِ عشق نے مجھ کو
سیہ ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرہ خوں تن میں

اسدؔ زندانیِ تاثیر الفت ہائے خوباں ہوں
خمِ دست نوازش ہو گیا ہے طوق گردن میں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مزے جہان کے اپنی نظر خاک نہیں
سوائے خونِ جگر ، سو جگر میں خاک نہیں

مگر ، غبار ہوئے پر ہوا اڑا لے جائے
وگرنہ تاب وتواں بال و پر میں خاک نہیں

یہ کس بہشت شمائل کی آمد آمد ہے
کہ غیر جلوۂ گل رہگزر میں خاک نہیں

بھلا اسے نہ سہی کچھ مجھی کو رحم آتا
اثر مرے نفس بے اثر میں خاک نہیں

خیال جلوۂ گل سے خراب ہیں میکش
شراب خانے کے دیوار و در میں خاک نہیں

ہوا ہوں عشق کی غارت گری سے شرمندہ
سوائے حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں

ہمارے شعر ہیں اب صرف دل لگی کے اسدؔ
کھلا کے فائدہ عرض ہنر میں خاک نہیں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دل ہی تو ہے، نہ سنگ و خشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں

دَیر نہیں، حرم نہیں، در نہیں، آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہگزر پہ ہم غیر ہمیں اٹھائے کیوں

جب وہ جمال دل فروز، صورت مہر نیم روز
آپ ہی ہو نظارہ سوز پردے میں منہ چھپائے کیوں

دشنۂ غمزہ جاں ستاں، ناوک ناز بے پناہ
تیرا ہی عکس رخ سہی سامنے تیر کے آئے کیوں

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

حسن اور اس پہ حسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم
اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیوں

واں وہ غرور عز و ناز، یاں یہ حجاب پاس وضع
راہ میں ہم ملیں کہاں، بزم میں وہ بلائے کیوں

ہاں وہ نہیں خدا پرست، جاؤ وہ بے وفا سہی!
جس کو ہو دین و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں

غالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا، کیجیے ہائے ہائے کیوں!

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

غنچۂ نا شگفتہ کو دور سے مت دکھا، کہ یوں،
بوسے کو پوچھتا ہوں میں منہ مجھے بتا، کہ یوں!

پرسش طرز دلبری کیجیے کیا کہ بن کہے
اس کے ہر اک اشارے سے نکلے ہے یہ ادا کہ، یوں'

رات کے وقت مے پیے، ساتھ رقیب کو لیے
آئے وہ یاں خدا کرے، پر نہ کرے خدا کہ یوں!

غیر سے رات کیا بنی، یہ جو کہا تو دیکھیے
سامنے آن بیٹھنا اور دیہ دیکھنا کہ یوں!

بزم میں اس کے روبرو کیوں نہ خموش بیٹھیے
اس کی تو خامشی میں بھی ہے یہی مدعا کہ یوں،

میں نے کہا کہ بزم ناز چاہیے غیر سے تہی
سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یوں

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح؟
دیکھ کے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یوں

کب مجھے کوے یار میں رہنے کی وضع یاد تھی
آئنہ دار بن گئی حیرت نقش پا کہ، یوں،

گر ترے دل میں ہو خیال وصل میں شوق کا زوال
موج، محیط آب میں مارے ہے دست و پا کہ یوں،

جو یہ کہے کہ ریختہ کیوں کہ ہو رشک فارسی؟
گفتۂ غالب ایک بار پڑھ کے اسے سنا کہ یوں،

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو
کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سے وا ہو
بہ قدر حسرت دل چاہیے ذوق معاصی بھی
بھروں یک گوشۂ دامن ، گر آب ہفت دریا ہو
اگر وہ سرو قد ، گرم خرام ناز آ جاوے
کف ہر خاک گلشن ، شکل قمری ، نالہ فرسا ہو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کعبے میں جا رہا، تو نہ دو طعنہ، کیا کہیں
بھولا ہوں حق صحبت اہل کنشت کو؟

طاعت میں تا، رہے، نہ مے وانگبین کی لاگ
دوزخ میں ڈال دو کوئی لے کر بہشت کو

ہوں منحرف نہ کیوں رہ و رسم ثواب سے
ٹیڑھا لگا ہے قط قلم سرنوشت کو

غالبؔ کچھ اپنی سعی سے کہنا نہیں مجھے
خرمن جلے، اگر نہ ملخ کھائے کشت کو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو
کیجے ہمارے ساتھ عداوت ہی کیوں نہ ہو

چھوڑا نہ مجھ میں ضعف نے رنگ اختلاط کا
ہے دل پہ بار، نقشِ محبت ہی کیوں نہ ہو

ہے مجھ کو تجھ سے تذکرۂ غیر کا گلہ
ہر چند بر سبیلِ شکایت ہی کیوں نہ ہو

پیدا ہوئی ہے کہتے ہیں ہر درد کی دوا
یوں ہو تو چارۂ غمِ الفت ہی کیوں نہ ہو

ڈالا نہ بے کسی نے کسی سے معاملہ
اپنے سے کھینچتا ہوں، خجالت ہی کیوں نہ ہو

ہے آدمی بجائے خود اک محشرِ خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

ہنگامۂ زبونیٔ ہمت ہے انفعال
حاصل نہ کیجے دہر سے عبرت ہی کیوں نہ ہو

وارستگی بہانۂ بیگانگی نہیں
اپنے سے کر، نہ غیر سے، وحشت ہی کیوں نہ ہو

مٹتا ہے فوتِ فرصتِ ہستی کا غم کوئی؟
عمرِ عزیز صرف عبادت ہی کیوں نہ ہو

اس فتنہ خو، کے در سے اب اٹھتے نہیں اسدؔ
اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

قفس میں ہوں، گر اچھا بھی نہ جانیں میرے شیون کو
مرا ہونا برا کیا ہے نوا سنجانِ گلشن کو

نہیں گر ہمدمی آساں، نہ ہو، یہ رشک کیا کم ہے
نہ دی ہوتی خدایا آرزوے دوست، دشمن کو

نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جراحت پر
کیا سینے میں جس نے خونچکاں مژگانِ سوزن کو

خدا شرمائے ہاتھوں کو کہ رکھتے ہیں کشاکش میں
کبھی میرے گریباں کو، کبھی جاناں کے دامن کو

ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آساں سمجھتے ہیں
نہیں دیکھا شناور، جوے خوں میں تیرے توسن کو

ہوا چرچا جو میرے پانو کی زنجیر بننے کا
کیا بے تاب کاں میں جنبشِ جوہر نے آہن کو

خوشی کیا، کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آوے
سمجھتا ہوں کہ ڈھونڈے ہے ابھی برقِ خرمن کو

وفاداری بشرطِ استواری، اصل ایماں ہے
مرے بت خانے میں تو کعبے میں گاڑو برہمن کو

شہادت تھی مری قسمت میں جو دی تھی یہ خو مجھ کو
جہاں تلوار کو دیکھا، جھکا دیتا تھا گردن کو

نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یوں بے خبر سوتا
رہا کھٹکا نہ چوری کو دعا دیتا ہوں رہزن کو

سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جویا ہوں جواہر کا؟
جگر کیا ہم نہیں رکھتے کہ کھودیں جا کے معدن کو؟

مرے شاہ سلیماں جاہ سے نسبت نہیں غالبؔ
فریدون و جم و کیخسرو و داراب و بہمن کو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پاؤں
رکھتا ہے ضد سے، کھینچ کے باہر لگن سے پاؤں

دی سادگی سے جان، پڑوں کوہکن کے پاؤں
ہیہات! کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پاؤں

بھاگے تھے ہم بہت، سو اسی کی سزا ہے یہ
ہو کر اسیر دابتے ہیں راہزن کے پاؤں

مرہم کی جستجو میں پھرا ہوں جو دور دور
تن سے سوا فگار ہیں اس خستہ تن کے پاؤں

اللہ رے ذوق دشت نوردی کے بعد مرگ
ہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن میں پاؤں

ہے جوشِ گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف
اڑتے ہیں الجھتے ہیں مرغِ چمن کے پاؤں

شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
دکھتے ہیں آج اس بتِ نازک بدن کے پاؤں

غالبؔ! مرے کلام میں کیوں کر مزہ نہ ہو
پیتا ہوں دھو کے خسروِ شیریں سخن کے پاؤں

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

واں اس کو ہول دل ہے تو یاں میں ہوں شرمسار
یعنی ، یہ میری آہ کی تاثیر سے نہ ہو
اپنے کو دیکھتا نہیں ، ذوق ستم تو دیکھ
آئینہ تا کہ دیدۂ نخچیر سے نہ ہو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

واں پہنچ کر جو غش آتا پے ہم ہے ہم کو
صد رہ آہنگ زمیں بوسِ قدم ہے ہم کو

دل کو میں اور مجھے دل محو وفا رکھتا ہے
کس قدر ذوق گرفتاری ہم ہے ہم کو

ضعف سے نقش پے مور ہے طوق گردن
تیرے کوچے سے کہاں طاقت رم ہے ہم کو

جان کر کیجے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو
یہ نگاہِ غلط انداز تو سم ہے ہم کو

رشک ہم طرحی و دردِ اثرِ بانگ حزیں
نالۂ مرغِ سحر تیغ دو دم ہے ہم کو

سر اڑانے کے جو وعدے کو مکرّر چاہا
ہنس کے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے ہم کو!

دل کے خوں کرنے کی کیا وجہ، ولیکن ناچار
پاس بے رونقی دیدہ اہم ہے ہم کو

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغان کہتے ہو
ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہم کو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

لکھنؤ آنے کا باعث نہیں کھلتا، یعنی ہوس سیر و تماشا، سو وہ کم ہے ہم کو
مقطع سلسلۂ شوق نہیں ہے یہ شہر عزم سیر نجف و طوف حرم ہے ہم کو

لیے جاتی ہے کہیں ایک توقع غالبؔ
جادۂ رہ کششِ کافِ کرم ہے ہم کو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

تم جانو، تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو
مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

بچتے نہیں مواخذۂ روزِ حشر سے
قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

کیا وہ بھی بے گنہ کش و حق ناشناس ہیں
مانا کہ تم بشر نہیں، خورشید و ماہ ہو

ابھرا ہوا نقاب میں ہے ان کے ایک تار
مرتا ہوں میں کہ یہ نہ کسی کی نگاہ ہو

جب میکدہ چھُٹا تو پھر اب کیا جگہ کی قید
مسجد ہو، مدرسہ ہو، کوئی خانقاہ ہو

سنتے ہیں جو بہشت کی تعریف سب درست
لیکن خدا کرے وہ ترا جلوہ گاہ ہو

غالبؔ بھی گر نہ ہو تو کچھ ایسا ضرور نہیں
دنیا ہو یا رب اور مرا بادشاہ ہو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو
کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیونکر ہو؟

ہمارے ذہن میں اس فکر کا ہے نام وصال
کہ گر نہ ہو تو کہاں جائیں ہو تو کیونکر ہو

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے
حیا ہے اور یہی گومگو تو کیونکر ہو

تمھیں کہو کہ گزارا صنم پرستوں کا
بتوں کی ہو اگر ایسی ہی خو تو کیونکر ہو

الجھتے ہو تم اگر دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیونکر ہو

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا
وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیونکر ہو

ہمیں پھر ان سے امید اور انھیں ہماری قدر
ہماری بات ہی پوچھیں نہ وو تو کیونکر ہو

غلط نہ تھا ہمیں خط پر گماں تسلی کا
نہ مانے دیدۂ دیدار جو، تو کیونکر ہو

بتاؤ اس مژہ کو دیکھ کر کہ مجھ کو قرار
یہ نیش ہو رگِ جاں میں فرو تو کیونکر ہو

مجھے جنوں نہیں غالبؔ ولے بہ قولِ حضور
"فراقِ یار میں تسکین ہو تو کیونکر ہو"

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کسی کو دے کے دل کوئی نواسنجِ فغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو

وہ اپنی خو، نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
سبک سر بن کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

کیا غمخوار نے رسوا، لگے آگ اس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازداں کیوں ہو

وفا کیسی، کہاں کا عشق، جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر، اے سنگدل، تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

قفس میں مجھ سے رودادِ چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

یہ کہہ سکتے ہو ہم دل میں نہیں ہیں پر یہ بتلاؤ
کہ جب دل میں تمھیں تم ہو تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو

غلط ہے جذبِ دل کا شکوہ، دیکھو جرم کس کا ہے؟
نہ کھینچو گر تم اپنے کو کشاکش درمیاں کیوں ہو

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تو دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں
عدو کے ہو لیے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو

کہا تم نے کہ کیوں غیر کے ملنے میں رسوائی
بجا کہتے ہو، سچ کہتے ہو، پھر کہیو کہ ہاں کیوں ہو

نکالا چاہتا ہ کام کیا طعنوں سے تو غالبؔ
ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو

بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے
کوئی ہمسایہ نہ ہو اور پاسباں کوئی نہ ہو

پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ بیماردار
اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

از مہر تابہ ذرہ دل و دل ہے آئنہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئنہ

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ہے سبزہ زار ہر در و دیوار غمکدہ
جس کی بہار یہ ہو پھر اس کی خزاں نہ پوچھ

ناچار بیکسی کی بھی حسرت اٹھایئے
دشواری رہ و ستم ہمرہاں نہ پوچھ

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

صد جلوہ رو بہ رو جو مژگاں اٹھایئے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اٹھایئے

ہے سنگ پر براتِ معاشِ جنونِ عشق
یعنی ، ہنوز منتِ طفلاں اٹھایئے

دیوار بارِ منت مزدور سے ہے خم
اے خانماں خراب نہ احساں اٹھایئے

یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجیے
یا پردۂ تبسمِ پنہاں اٹھایئے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ، قبلۂ حاجات! چاہیے

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر
آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیے

دے داد اے فلک دلِ حسرت پرست کی
ہاں کچھ نہ کچھ تلافیِ مافات چاہیے

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوّری
تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیے

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

ہے رنگِ لالہ و گل و نسریں جدا جدا
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

سر پائے خم پہ چاہیے ہنگام بیخودی
رو سوئے قبلہ وقت مناجات چاہیے

یعنی بہ حسب گردش پیمانۂ صفات
عارف ہمیشہ مستِ مے ذات چاہیے

نشو و نما ہے اصل سے غالبؔ فروع کو
خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

بساطِ عجز میں تھا ایک دل، یک قطرہ خوں وہ بھی
سو رہتا ہے بہ اندازِ چکیدن سرنگوں وہ بھی

رہے اس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے
تکلف بر طرف تھا ایک اندازِ جنوں وہ بھی

خیالِ مرگ کب تسکیں دلِ آزردہ کو بخشے
مرے دامِ تمنا میں ہے اک صیدِ زبوں وہ بھی

نہ کرتا کاش نالہ مجھ کو کیا معلوم تھا ہمدم
کہ ہوگا باعثِ افزائشِ دردِ دروں وہ بھی

نہ اتنا بُرّشِ تیغِ جفا پر ناز فرماؤ
مرے دریائے بے تابی میں ہے اک موجِ خوں وہ بھی

مےِ عشرت کی خواہش ساقیِ گردوں سے کیا کیجے
لیے بیٹھا ہے اک دو چار جامِ واژگوں وہ بھی

مرے دل میں ہے غالبؔ شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں
خدا وہ دن کرے جو اس سے میں یہ بھی کہوں، وہ بھی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہے بزم بتاں میں سخن آذردہ لبوں سے
تنگ آئے ہے ہم، ایسے خوشامد طلبوں سے

ہے دورِ قدح وجہِ پریشانی صہبا
یک بار لگا دو خم مے میرے لبوں سے

رندانِ درِ میکدہ گستاخ ہیں زاھد
زنہار نہ ہونا طرف اب بے ادبوں سے

بیدادِ وفا دیکھ کہ جاتی رہی آخر
ہر چند مری جان کو تھا ربط لبوں سے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

تا، ہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا
سن لیتے ہیں ، گو ذکر ہمارا نہیں کرتے
غالبؔ ترا احوال سنا دیں گے ہم ان کو
وہ سن کے بلا لیں ، یہ اجارہ نہیں کرتے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

گھر میں تا کیا ، کہ ترا غم اسے غارت کرتا
وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرت تعمیر ، سو ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی
فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی

کھلے گا کس طرح مضمون مرے مکتوب کا یارب!
قسم کھائی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی

لپٹنا پرنیاں میں شعلۂ آتش کا آساں ہے
ولے مشکل ہے حکمت دل میں سوزِ غم چھپانے کی

انھیں منظور اپنے زخمیوں کا دیکھ آنا تھا
اٹھے سیر گل کو دیکھنا شوخی بہانے کو

ہماری سادگی تھی التفات ناز پر مرنا
ترا آنا نہ تھا ظالم مگر تمہید جانے کی

لکد کوبِ حوادث کا تحمل کر نہیں سکتی
مری طاقت کو ضامن تھی بتوں کے ناز اٹھانے کی

کہوں کیا خوبیِ اوضاعِ ابنائے زماں غالبؔ
بدی کی اس نے جس سے ہم نے کی تھی بارہا نیکی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھو ، اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی
اس کی شمع کی طرح سے جس کو کوئی بجھا دے
میں بھی جلے ہوؤں میں ہوں داغِ ناتمامی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے
جس میں کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے

ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے
پرتو سے آفتاب کے ذرے میں جان ہے

حالانکہ ہے یہ سیلی خارا سے لالہ رنگ
غافل کو میرے شیشے پہ مے کا گمان ہے

کی اس نے گرم، سینۂ اہل ہوس میں جا
آوے نہ کیوں پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے

کیا خوب، تم نے غیر کو بوسہ نہیں دیا؟
بس چپ رہو ہمارے بھی منہ میں زبان ہے

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار میں
فرماں روائے کشور ہندوستان ہے

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
کس سے کہوں کہ داغِ جگر کا نشان ہے

ہے بارے اعتماد وفاداری اس قدر
غالبؔ ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہربان ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے
کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے

تیرے دل میں گر نہ تھا آشوبِ غم کا حوصلہ
تو نے پھر کیوں کی تھی میری غمگساری ہائے ہائے

کیوں مری غمخوارگی کا تجھ کو آیا تھا خیال
دشمنی اپنی تھی میری دوستداری ہائے ہائے

عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا
عمر کو بھی تو نہیں ہے پائداری ہائے ہائے

زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
یعنی تجھ سے تھی اسے ناسازگاری ہائے ہائے

گل فشانی ہائے نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا
خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے

شرمِ رسوائی سے جا چھپنا نقابِ خاک میں
ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری ہائے ہائے

خاک میں ناموسِ پیمانِ محبت مل گئی
اٹھ گئی دنیا سے راہ و رسمِ یاری ہائے ہائے

ہاتھ ہی تیغ آزما کا کام سے جاتا رہا
دل پہ اک لگنے نہ پایا زخمِ کاری ہائے ہائے

کس طرح کاٹے کوئی شب ہائے تارِ برشکال
ہے نظر خو، کردۂ اختر شماری ہائے ہائے

گوش مہجورِ پیام و چشم محرومِ جمال
ایک دل تس پر یہ ناامیدواری ہائے ہائے

عشق نے پکڑا نہ تھا، غالبؔ! ابھی وحشت کا رنگ
رہ گیا، تھا دل میں جو کچھ ذوقِ خواری، ہائے ہائے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

سرگشتگی میں عالم ہستی سے یاس ہے
تسکیں کو دے نوید کہ مرنے کی آس ہے

لیتا نہیں مرے دل آوارہ کی خبر
اب تک وہ جانتا ہے کہ میرے ہی پاس ہے

کہیے بیاں سرور تب غم کہاں تلک
ہر مو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے

ہے وہ غرور حسن سے بیگانہ وفا
ہر چند اس کے پاس دل حق شناس ہے

پی جس قدر ملے شبِ مہتاب میں شراب
اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

ہر اک مکاں کو ہے مکیں سے شرف اسدؔ
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے
خوش ہوں کہ میری بات سمجھنی محال ہے

کس کو سناؤں حسرتِ اظہار کا گلہ
دل فردِ جمع و خرجِ زبانہائے لال ہے

کس پردے میں ہے آئنہ پردازِ اے خدا
رحمت کہ عذر خواہ لبِ بے سوال ہے

ہے ہے ! خدا نخواستہ وہ اور دشمنی؟
اے شوق منفعل! یہ تجھے کیا خیال ہے

مشکیں لباسِ کعبہ علی کے قدم سے جان
نافِ زمین ہے نہ کہ نافِ غزال ہے

وحشت پر میری عرصۂ آفاق تنگ تھا
دریا زمین کو عرقِ انفعال ہے

ہستی کے مت فریب میں آ جائیو اسدؔ
عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو
حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے
دلا یہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر
نہ گریۂ سحری ہے نہ آہ نیم شبی ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ایک جا حرف وفا لکھا تھا، سو بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نہ کیوں
ہم نہیں جلتے، نفس ہر چند آتشبار ہے

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا
ہر کوئی درماندگی میں نالے سے ناچار ہے

ہے وہی بدمستی ہر ذرہ کا خود عذر خواہ
جس کے جلوے سے زمیں تا آسماں سرشار ہے

مجھ سے مت کہہ: ”تو ہمیں کہتا تھا اپنی زندگی“
زندگی سے بھی مرا جی ان دنوں بیزار ہے

آنکھ کی تصویر سرنامے پہ کھینچتی ہے کہ تا
تجھ پر کھل جاوے کہ اس کو حسرت دیدار ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

پینس میں گزرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے
کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے

☆

مری ہستی فضائے حیرت آباد تمنا ہے
جسے کہتے ہیں نالہ وہ اسی عالم کا عنقا ہے

خزاں کیا، فصلِ گل کہتے ہیں کس کو کوئی موسم ہو
وہی ہم ہیں قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

وفائے دلبراں ہے اتفاقی ورنہ اے ہمدم
اثر فریادِ دل ہائے حزیں کا کس نے دیکھا ہے

نہ لائی شوخی اندیشہ تاب رنج نومیدی
کف افسوس ملنا عہد تجدید تمنا ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

رحم کر ظالم کہ بودِ چراغ کشتہ ہے
نبض بیمار وفا دود چراغ کشتہ ہے
دل لگی کی آرزو بے چین رکھتی ہے ہمیں
ورنہ یاں بے رونقی سود چراغ کشتہ ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

چشم خوباں خامشی میں بھی نوا پرداز ہے　　سرمہ تو کہوے کہ دودِ شعلۂ آواز ہے

پیکرِ عشاق سازِ طالعِ ناساز ہے　　نالہ گویا گردشِ سیارہ کی آواز ہے

دستگاہ دیدۂ خونبار مجنوں دیکھنا

اب بیاباں جلوۂ گل فرشِ پا انداز ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
میری وحشت تری شہرت ہی سہی

قطع کیجے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی

میرے ہونے میں ہے کیا رسوائی
اے وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی

ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے
غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو
آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی

عمر ہر چند کہ ہے برقِ خرام
دل کے خوں کرنے کی فرصت ہی سہی

ہم کوئی ترک وفا کرتے ہیں؟
نہ سہی عشق ، مصیبت ہی سہی

کچھ تو دے اے فلک نا انصاف
آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے
بے نیازی تری عادت ہی سہی

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے
صبح وطن ہے خندۂ دنداں نما مجھے

ڈھونڈے ہے اس مغنّی آتش نفس کو جی
جس کی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے

مستانہ طے کروں ہوں رہ وادی خیال
تا ، بازگشت سے نہ رہے مدعا مجھے

کرتا ہے بسکہ باغ میں تو بے حجابیاں
آنے لگی ہے نکہت گل سے حیا مجھے

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ
شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالبؔ
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے!

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

اس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے
بیٹھا رہا ، اگرچہ اشارے ہوا کیے

دل ہی تو ہے سیاست درباں سے ڈر گیا
میں اور جاؤں در سے ترے بن صدا کیے؟

رکھتا پھروں ہوں خرقہ و سجادہ رہن مے
مدت ہوئی ہے دعوت آب و ہوا کیے

بے صرفہ ہی گزرتی ہے ہو گرچہ عمر خضر
حضرت بھی کل کہیں گے کہ ہم کیا کیا کیے!

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کیے

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو کہیں یہ خو
دینے لگا ہے بوسہ بغیر التجا کیے

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں
بھولے سے اس نے سینکڑوں وعدے وفا کیے

غالبؔ تمھیں کہو کہ ملے گا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کیے اور وہ سنا کیے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے
اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

مینائے مے ہے سروِ نشاطِ بہار سے
بالِ تدرو جلوۂ موجِ شراب ہے

زخمی ہوا ہے پاشنہ پائے ثبات کا
نے بھاگنے کی گوں نہ اقامت کی تاب ہے

نظارہ کیا حریف ہو اس برقِ حسن کا
جوشِ بہار جلوے کو جس کے نقاب ہے

میں نامراد دل کی تسلی کو کیا کروں
مانا کہ تیرے رخ سے نگہ کامیاب ہے

گزرا اسدؔ مسرتِ پیغامِ یار سے
قاصد پہ مجھ کو رشکِ سوال و جواب ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے
میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشے میں ہے
آبگینہ تندیِ صہبا سے پگھلا جائے ہے

غیر کو یارب وہ کیونکر منعِ گستاخی کرے
گر حیا بھی اس کو آتی ہے تو شرما جائے ہے

شوق کو یہ لت کہ ہر دم نالہ کھینچے جایئے
دل کی وہ حالت کہ دم لینے سے گھبرا جائے ہے

دور چشمِ بد تری بزمِ طرب سے واہ واہ
نغمہ ہو جاتا ہے واں گر نالہ میرا جائے ہے

گرچہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق
پر ہم ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ وہ پا جائے ہے

اس کی بزم آرائیاں سن کو دلِ رنجور یاں
مثلِ نقشِ مدعائے غیر بیٹھا جائے ہے

ہو کے عاشق وہ پری رخ اور نازک بن گیا
رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جائے ہے

نقش کو اس کے مصور پر بھی کیا کیا ناز ہیں
کھینچتا ہے جس قدر اتنا ہی کھنچتا جائے ہے

سایہ میرا مجھ سے مثلِ دود بھاگے ہے اسدؔ
پاس مجھ آتش بجاں کے کس سے ٹھہرا جائے ہے!

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے
تب اماں ہجر میں دی بردلیالی نے مجھے

نسیہ و نقد دو عالم کی حقیقت معلوم
لے لیا مجھ سے مری ہمت عالی نے مجھے

کثرت آرائی وحدت ہے پرستاری وہم
کر دیا کافر ان اصنام خیالی نے مجھے

ہوس گل کا تصور میں بھی کھٹکا نہ رہا
عجب آرام دیا بے پر و بالی نے مجھے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے
برقِ خرمنِ راحت خونِ گرمِ دہقاں ہے

غنچہ تا شگفتن ہا برگ عافیت معلوم!
باوجودِ دل جمعی خوابِ گل پریشاں ہے

ہم سے رنجِ بیتابی کس طرح اٹھایا جائے
داغ پشتِ دستِ عجز شعلہ خس بہ دنداں ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالبؔ
ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

سادگی پر اس کی مر جانے کی حسرت دل میں ہے
بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل میں ہے

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے با ایں ہمہ
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

بس ہجومِ نا امیدی خاک میں مل جائے گی
یہ جو اک لذت ہماری سعیِ بے حاصل میں ہے

رنجِ رہ کیوں کھینچیے واماندگی کو عشق ہے!
اٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے!

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل سہی!
فتنۂ شورِ قیامت کس کے آب و گل میں ہے؟

ہے دلِ شوریدۂ غالبؔ طلسمِ پیچ و تاب
رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل میں ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی — دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی

شق ہو گیا ہو سینا ، خوشا لذت فراغ — تکلیف پردہ داری زخم جگر گئی

وہ بادۂ شبانہ کی سر مستیاں کہاں — اٹھیے بس اب کہ لذت کواب سحر گئی

اڑتی پھرے ہے خاک مری کوے یار میں — بارے اب اے ہوا ہوس بال و پر گئی

دیکھو تو دلفریبی انداز نقش پا — موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی — اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا — مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی

فرداودی کا تفرقہ یک بار مٹ گیا — کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی

مارا زمانے نے اسد اللہ خاں تمھیں

وہ ولولے کہاں وہ جوانی کدھر گئی

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوق نظر ملے
حوران خلد میں تری صورت مگر ملے

اپنی گلی میں مجھ کو نہ کر دفن بعد قتل
میرے پتے سے خلق کو کیوں تیرا گھر ملے

ساقی گری کی شرم کرو آج ورنہ ہم
ہر شب پیا ہی کرتے ہیں مے جس قدر ملے

تجھ سے تو کچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم
میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے

تم کو بھی ہم دکھائیں کہ مجنون نے کیا کیا
فرصت کشاکش غم پنہاں سے گر ملے

لازم نہیں کہ خضر کہ ہم پیروی کریں
جانا کہ اک بزرگ ہمیں ہم سفر ملے

اے ساکنان کوچۂ دلدار! دیکھنا
تم کو کہیں جو غالبؔ آشفتہ سر ملے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کوئی دن گر زندگانی اور ہے
اپنے جی میں ہم نے ٹھانی اور ہے

آتش دوزخ میں یہ گرمی کہاں
سوز غم ہائے نہانی اور ہے

بارہا دیکھی ہیں ان کی رنجشیں
پر کچھ اب کی ، سرگرانی اور ہے

دے کے خط منہ دیکھتا ہے نامہ بر
کچھ تو پیغام زبانی اور ہے

قاطع اعمار ہیں اکثر نجوم
وہ بلائے آسمانی اور ہے

ہو چکیں غالبؔ بلائیں سب تمام
ایک مرگ ناگہانی اور ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

کیوں نہ چیخوں کہ یاد کرتے ہیں
میری آواز گر نہیں آتی

داغِ دل گر نظر نہیں آتا
بو بھی اے چارہ گر نہیں آتی؟

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے

شکن زلف عنبرین کیوں ہے نگہِ چشم سرمہ سا کیا ہے

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں ابر کیا چیز ہے ، ہوا کیا ہے

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا اور درویش کی صدا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کہتے تو ہو تم سب کہ بت غالیہ مو آئے
یک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ دوا آئے

ہوں کشمکش نزع میں ہاں جذب محبت
کچھ کہہ نہ سکوں پر وہ مرے پوچھنے کو آئے

ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم
آنا ہی سمجھ میں مری آتا نہیں گو آئے

ظاہر ہے کہ گھبرا کہ نہ بھاگیں گے نکیرین
ہاں منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے

جلاد سے ڈرتے ہیں نہ واعظ سے جھگڑتے
ہم سمجھے ہوئے ہیں اسے جس بھیس میں جو آئے

ہاں اہل طلب! کون سنے طعنہ نایافت
دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئے

اپنا نہیں وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھیں
اس در پہ نہیں بار تو کعبے ہی کو ہو آئے

کی ہم نفسوں نے اثر گریہ میں تقریر
اچھے رہے آپ اس سے مگر مجھ کو ڈبو آئے

اس انجمن ناز کی کیا بات ہے غالبؔ
ہم بھی گئے واں اور تری تقدیر کو رو آئے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

پھر کچھ اک دل کو بے قراری ہے
سینہ جویائے زخم کاری ہے

پھر جگر کھودنے لگا ناخن
آمد فصل لالہ کاری ہے

قبلۂ مقصد نگاہ نیاز
پھر وہی پردۂ عماری ہے

چشم دلال جنس رسوائی
دل خریدار ذوق خواری ہے

وہ ہی صد رنگ نالہ فرسائی
وہ صد گونہ اشکباری ہے

دل ہوائے خرام ناز سے پھر
محشرستان بے قراری ہے

جلوہ پھر عرض ناز کرتا ہے
روز بازار جاں سپاری ہے

پھر اسی بے وفا پہ مرتے ہیں
پھر وہی زندگی ہماری ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

پھر کھلا ہے در عدالت باز　　گرم بازار فوجداری ہے
ہو رہا ہے جہان میں اندھیرا　　زلف کی پھر سر شتہ داری ہے
پھر دیا پارۂ جگر نے سوال　　ایک فریاد و آہ و زاری ہے
پھر ہوئے ہیں گواہ عشق طلب　　اشکباری کا حکم جاری ہے
دل و مژگاں کا جو مقدمہ تھا　　آج پھر اس کی روبکاری ہے

بے خودی بے سبب نہیں غالبؔ
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جنوں تہمت کش تسکیں نہ ہو گر شادمانی کی
نمک پاش خراش دل ہے لذت زندگانی کی

کشاکش ہائے ہستی سے کرے کیا سعی آزادی
ہوئی زنجیر موج آب کو فرصت روانی کی

پس از مردن بھی دیوانہ زیارت گاہ طفلاں ہے
شرار سنگ نے تربت پہ میری گل فشانی کی

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نکوہش ہے سزا فریادی بیداد دلبر کی
مبادا خندۂ دندان نما ہو صبح محشر کی

رگ لیلیٰ کو خاک دشت مجنوں ریشگی بخشے
اگر بووے بجائے دانہ دہقاں نوک نشتر کی

پر پروانہ شاید بادبان کشتی مے تھا
ہوئی مجلس کی گرمی سے روانی دورِ ساغر کی

کروں بیداد ذوق پرفشانی عرض کیا قدرت
کہ طاقت اڑ گئی اڑنے سے پہلے میرے شہپر کی

کہاں تک روؤں اس کے خیمے کے پیچھے قیامت ہے!
مری قسمت میں یا رب کیا نہ تھی دیوار پتھر کی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوئے

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیان کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

ہستی ہماری اپنی فنا پر دلیل ہے
یاں تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوئے

سختی کشانِ عشق کی پوچھے ہے کیا خبر؟
وہ لوگ رفتہ رفتہ سراپا الم ہوئے

تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر میں
تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوئے

لکھتے رہے جنوں کی حکایت خوں چکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

اللہ ری تیری تندی خو جس کے بیم سے
اجزائے نالہ دل میں مرے رزق ہم ہوئے

اہل ہوس کی فتح ہے ترک نبرد عشق
جو پانو اٹھ گئے وہی ان کے علم ہوئے

نالے عدم میں چند ہمارے سپرد تھے
جو واں نہ کھچ سکے سو وہ یاں آ کے دم ہوئے

چھوڑی اسدؔ نہ ہم نے گدائی میں دل لگی
سائل ہوئے تو عاشق اہل کرم ہوئے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جو نہ نقد داغ دل کی کرے شعلہ پاسبانی
تو فسردگی نہاں ہے بہ کمیں بے زبانی

مجھے اس سے کیا توقع بہ زمانۂ جوانی
کبھی کودکی میں جس نے نہ سنی مری کہانی

یونہی دکھ کسی کو دینا نہیں خوب ورنہ کہتا
کہ مرے عدو کو یا رب ملے میری زندگانی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ظلمت کدے میں میرے شب غم کو جوش ہے
اک شمع ہے دلیل سحر سو خموش ہے

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال
مدت ہوئی اکہ آشتی چشم و گوش ہے

مے نے کیا ہے حسن خود آرا کو بے حجاب
اے شوق یاں اجازت تسلیم ہوش ہے

گوہر کو عشق گردن خوباں میں دیکھنا
کیا اوج پر ستارۂ گوہر فروش ہے!

دیدار بادہ ، حوصلہ ساقی نگاہ مست
بزم خیال میکدۂ بے خروش ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

اے تازہ واردان بساط ہوائے دل
زنہار اگر تمھیں ہوس نائے و نوش ہے

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

ساقی بہ جلوہ دشمن ایمان و آگہی
مطرب بہ نغمہ رہزن تمکین و ہوش ہے

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط
دامان باغبان و کف گل فروش ہے

لطف خرام ساقی و ذوق صدائے چنگ
یہ جنت نگاہ و فردوس گوش ہے

یا صبح دم جو دیکھیے آ کر تو بزم میں
نے وہ سرور و سور نہ جوش و خروش ہے

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالبؔ صریر خامہ نوائے سروش ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے　　طاقت بیداد انتظار نہیں ہے

دیتے ہیں جنت حیات دہر کو بدلے　　نشہ بہ اندازۂ خمار نہیں ہے

گریہ نکالے ہے تیری بزم سے مجھ کو　　ہائے کہ رونے پہ اختیار نہیں ہے

ہم سے عبث ہے گمان رنجش خاطر　　خاک میں عشاق کی غبار نہیں ہے

دل سے اٹھا لطف جلوہ ہائے معانی　　غیر گل آئینہ بہار نہیں ہے

قتل کا میرے کیا ہے عہد تو بارے　　وائے اگر عہد استوار نہیں ہے

تو نے قسم میکشی کی کھائی ہے غالبؔ
تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہجوم غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے
کہ تار دامن و تار نظر میں فرق مشکل ہے

رفوے زخم سے مطلب ہے لذت زخم سوزن کی
سمجھیو مت کہ پاس درد سے دیوانہ غافل ہے

وہ گل جس گلستاں میں جلوہ فرمائی کرے غالبؔ
چٹکنا غنچۂ گل کا صدائے خندۂ دل ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

پا بہ دامن ہو رہا ہوں بسکہ میں صحرا نورد
خار پا ہیں جوہر آئینہ زانو مجھے

دیکھنا حالت مرے دل کی ہم آغوشی کے وقت
ہے نگاہ آشنا تیرا سر ہر مو مجھے

ہوں سراپا ساز آہنگ شکایت کچھ نہ پوچھ
ہے یہی بہتر کہ لوگوں میں نہ چھیڑے تو مجھے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جاں کالبد صورت دیوار میں آوے

سائے کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر
تو اس قد دلکش سے جو گلزار میں آوے

تب ناز گراں مایگی اشک بجا ہے
جب لخت جگر دیدۂ خونبار میں آوے

دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستمگر
کچھ تجھ کو مزہ بھی مرے آزار میں آوے

اس چشم فسوں گر کا اگر پائے اشارہ
طوطی کی طرح آئنہ گفتار میں آوے

کانٹوں کی زباں سوکھ گئی پیاس سے یارب
اک آبلہ پا وادی پر خار میں آوے

مرجاؤں نہ کیوں رشک سے جب وہ تن نازک
آغوش خم حلقہ زنار میں آوے

غارت گر ناموس نہ ہو گر ہوس زر
کیوں شاہد گل باغ سے بازار میں آوے

تب چاک گریباں کا مزہ ہے دل نالاں
جب اک نفس الجھا ہوا ہر تار میں آوے

آتشکدہ ہے سینہ مرا راز نہاں سے
اے وائے، اگر معرض اظہار میں آوے

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالبؔ مرے اشعار میں آوے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

حسن مہ گرچہ بہ ہنگام کمال اچھا ہے
اس سے میرا مہِ خورشید جمال اچھا ہے

بوسہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ
جی میں کہتے ہیں کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغرِ جم سے مرا جام سفال اچھا ہے

بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے
وہ گدا جس کو نہ ہو خوے سوال اچھا ہے

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

ہم سخن تیشے نے فرہاد کو شیریں سے کیا
جس طرح کا کہ کسی میں ہو کمال اچھا ہے

قطرہ دریا میں جو مل جائے تو دریا ہو جائے
کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مآل اچھا ہے

خضر سلطان کو رکھے خالق اکبر سر سبز
شاہ کے باغ میں یہ تازہ نہال اچھا ہے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی، نہ سہی
امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی

خار خار الم حسرت دیدار تو ہے
شوق گلچیں گلستان تسلی نہ سہی

مے پرستاں! خم مے منہ سے لگائے ہی بنے
ایک دن گر نہ ہوا بزم میں ساقی نہ سہی

نفس قیس کہ ہے چشم و چراغ صحرا
گر نہیں شمع سیہ خانۂ لیلی نہ سہی

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمہ شادی نہ سہی

نہ ستایش کی تمنا نہ صلے کی پروا
گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

عشرت صحبت خوباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالبؔ اگر عمر طبیعی نہ سہی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے
کہ اپنے ساے سے سر پانو سے ہے دو قدم آگے

قضا نے تھا مجھے چاہا خرابِ بادۂ الفت
فقط خراب لکھا، بس نہ چل سکا قلم آگے

غمِ زمانہ نے جھاڑی نشاطِ عشق کی مستی
وگرنہ ہم بھی اٹھاتے تھے لذتِ الم آگے

خدا کے واسطے داد اس جنونِ شوق کی دینا
کہ اس کے در پہ پہنچتے ہیں نامہ بر سے ہم آگے

یہ عمر بھر جو پریشانیاں اٹھائی ہیں ہم نے
تمھارے آئیو اے طرّہ ہاے خم بہ خم آگے

دل و جگر میں پر افشاں جو ایک موجۂ خوں ہے
ہم اپنے زعم میں سمجھے ہوئے تھے اس کو دم آگے

قسم جنازے پہ آنے کی میرے کھاتے ہیں غالب
ہمیشہ کھاتے جو میری جان کی قسم آگے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

شکوے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے
یہ بھی مت کہہ، کہ جو کہیے تو گلا ہوتا ہے

پر ہوں میں شکوے سے یوں راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑیے، پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے

عشق کی راہ میں ہے چرخ مکوکب کی وہ چال
سست رو جیسے کوئی آبلہ پا ہوتا ہے

کیوں نہ ٹھہریں ہدف ناوک بیداد، کہ ہم
آپ اٹھا لاتے ہیں گر تیر خطا ہوتا ہے

خوب تھا پہلے سے ہوتے جو ہم اپنے بدخواہ
کہ بھلا چاہتے ہیں اور برا ہوتا ہے

نالہ جاتا تھا پرے عرش سے میرا اور اب
لب تک آتا ہے جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ق

خامہ میرا کہ وہ ہے بار بد بزم سخن
شاہ کی مدح میں یوں نغمہ سرا ہوتا ہے

اے شہنشاہ کواکب سپہ و مہر علم
تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے

سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجے
تو وہ لشکر کا ترے نعل بہا ہوتا ہے

ہر مہینے میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال
آستاں پر ترے مہ ناصیہ سا ہوتا ہے

میں جو گستاخ ہوں آئین غزل خوانی میں
یہ بھی تیرا ہی کرم ذوق فزا ہوتا ہے

رکھیو غالبؔ مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمھیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

نہ شعلے میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ وہ شرخ تند خو کیا ہے

یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخن تم سے
وگرنہ خوفِ بد آموزی عدو کیا ہے

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہمارے جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ سے ہی نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

وہ چیز جس کے لیے ہم کو ہو بہشت عزیز
سوائے بادۂ گلفام مشکبو کیا ہے

پیوں شراب اگر خم بھی دیکھ لوں دو چار
یہ شیشہ و قدح وکوزہ و سبو کیا ہے

رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی
تو کس امید پہ کہیے کہ آرزو کیا ہے

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شہر میں غالبؔ کی آبرو کیا ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

میں انھیں چھیڑوں اور کچھ نہ کہیں   چل نکلتے جو مے پیے ہوتے

قہر ہو یا بلا ہو جو کچھ ہو   کاشکے تم مرے لیے ہوتے

میری قسمت میں غم گر اتنا تھا   دل بھی یا رب کئی دیے ہوتے

آ ہی جاتا وہ راہ پر غالبؔ

کوئی دن اور بھی جیے ہوتے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

غیر لیں محفل میں بوسے جام کے　　ہم رہیں یوں تشنہ لب پیغام کے

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہ　　ہتھکنڈے ہیں چرخ نیلی فام کے

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو　　ہم تو عاشق ہیں تمھارے نام کے

رات پی زمزم پہ مے اور صبحدم　　دھوئے دھبّے جامۂ احرام کے

دل کو آنکھوں نے پھنسایا کیا مگر　　یہ بھی حلقے ہیں تمھارے دام کے

شاہ کے ہے غسل صحت کی خبر　　دیکھیے کب دن پھریں حمام کے

عشق نے غالبؔ نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

پھر اس انداز سے بہار آئی   کہ ہوئے مہر و مہ تماشائی

دیکھو اے ساکنان خطہ خاک   اس کو کہتے ہیں عالم آرائی

کہ زمیں ہو گئی ہے سر تا سر   روکش سطح چرخ مینائی

سبزے کو جب کہیں جگہ نہ ملی   بن گیا روے آب پر کائی

سبزہ و گل کے دیکھنے کے لیے   چشم نرگس کو دی ہے بینائی

ہے ہوا میں شراب کی تاثیر   بادہ نوشی ہے باد پیمائی

کیوں نہ دنیا کو ہو خوشی غالبؔ
شاہ دیندار نے شفا پائی

☆

تغافل دوست ہوں میرا دماغ عجز عالی ہے
اگر پہلو تہی کیجے تو جا میری بھی خالی ہے
رہا آباد عالم اہل ہمت کے نہ ہونے سے
بھرے ہیں جس قدر جام و سبو میخانہ خالی ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

کب وہ سنتا ہے کہانی میری اور پھر وہ بھی زبانی میری

خلش غمزۂ خونریز نہ پوچھ دیکھ خونابہ فشانی میری

کیا بیاں کرکے مرا روئیں گے یار مگر آشفتہ بیانی میری

ہوں ز خود رفتۂ بیدائے خیال بھول جانا ہے نشانی میری

متقابل ہے مقابل میرا رگ گیا دیکھ روانی میری

قدر سنگ سرِ رہ رکھتا ہوں سخت ارزاں ہے گرانی میری

گرد باد رہ بیتابی ہوں صرصر شوق ہے بانی میری

دہن اس کا جو نہ معلوم ہوا کھل گئی ہیچ میدانی میری

کر دیا ضعف نے عاجز غالبؔ

تنگِ پیری ہے جوانی میری

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نقشِ نازِ بتِ طنّاز بہ آغوشِ رقیب　　پاے طاؤس پے خامۂ مانی مانگے

تو وہ بدخو کہ تحیّر کو تماشا جانے　　غم وہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے

وہ تبِ عشق تمنّا ہے کہ پھر صورتِ شمع
شعلہ تا نبضِ جگر ریشہ دوانی مانگے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

گلشن کو تری صحبت از بسکہ خوش آئی ہے
ہر غنچے کا گل ہونا آغوش کشائی ہے

واں کنگر استغنا ہر دم ہے بلندی پر
یاں نالے کو اور الٹا دعوائے رسائی ہے

از بسکہ سکھاتا ہے غم ضبط کے اندازے
جو داغ نظر آیا اک چشم نمائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی   لکھ دیجیو یا رب اسے قسمت میں عدو کی

اچھا ہے سرانگشت حنائی کا تصور   دل میں نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی

کیوں ڈرتے ہو عشاق کی بے حوصلگی سے   یاں تو کوئی سنتا نہیں فریاد کسو کی

دشنے نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو   خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالبؔ

حسرت میں رہے ایک بت عربدہ جو کی

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

سیماب پشت گرمی آئینہ دے ہے ہم
حیراں کیے ہوئے ہیں دل بیقرار کے
آغوش گل کشودہ برائے وداع ہے
اے عندلیب چل ، کہ چلے دن بہار کے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ہے وصل ہجر عالم تمکیں و ضبط میں
معشوق شوخ و عاشق دیوانہ چاہیے

اس لب سے مل ہی جائے گا بوسہ کبھی تو ہاں
شوق فضول و جرأت رندانہ چاہیے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے
یہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے

صحبت رنداں سے واجب ہے حذر
جاے مے اپنے کو کھینچا چاہیے

چاہنے کو تیرے کیا سمجھا تھا دل؟
بارے اب اس سے بھی سمجھا چاہیے!

اک مت کر جیب بے ایام گل
کچھ ادھر کا بھی اشارہ چاہیے

دوستی کا پردہ ہے بیگانگی
منہ چھپانا ہم سے چھوڑا چاہیے

دشمنی نے میری کھویا غیر کو
کس قدر دشمن ہے دیکھا چاہیے

اپنی رسوائی میں کیا چلتی ہے سعی
یار ہی ہنگامہ آرا چاہیے

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اس کی دیکھا چاہیے

غافل ان مہ طلعتوں کے واسطے
چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

چاہتے ہیں خبرویوں کو اسد
آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہر قدم دوری منزل ہے نمایاں مجھ سے
میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

درس عنوانِ تماشا بہ تغافل خوشتر
ہے نگہ رشتۂ شیرازۂ مژگاں مجھ کو

وحشت آتش دل سے شب تنہائی میں
صورت دود رہا سایہ گریزاں مجھ سے

غم عشاق نہ ہو سادگی آموز بتاں
کس قدر خانۂ آئینہ ہے ویراں مجھ سے!

اثر آبلہ سے جادۂ صحرائے جنوں
صورت رشتۂ گوہر ہے چراغاں مجھ سے

بیخودی! بستر تمہید فراغت ہو جو!
پر ہے سائے کی طرح میرا شبستاں مجھ سے

شوق دیدار میں گر تو، مجھے گردن مارے
ہو نگہ مثل گل شمع پریشاں مجھ سے

بیکسی ہائے شب ہجر کی وحشت ہے ہے!
سایہ خورشید قیامت میں ہے پنہاں مجھ سے

گردش ساغر صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئنہ داری یک دیدۂ حیراں مجھ سے

نگہۂ گرم سے اک آگ ٹپکتی ہے اسدؔ
ہے چراغاں خس و خاشاک گلستاں مجھ سے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

نکتہ چیں ہے غم دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات، جہاں بات بنائے نہ بنے

میں بلاتا تو ہوں اس کو مگر اے جذبۂ دل
اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

کھیل سمجھا ہے کہیں چھوڑ نہ دے بھول نہ جائے
کاش یوں بھی ہو کہ بن میرے ستائے نہ بنے

غیر پھرتا ہے لیے یوں ترے خط کو کہ اگر
کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے

اس نزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہیں تو کیا!
ہاتھ آویں تو انھیں ہاتھ لگائے نہ بنے

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے؟
پردہ چھوڑا ہے وہ اس نے کہ اٹھائے نہ بنے

موت کی راہ نہ دیکھوں؟ کہ بن آئے نہ رہے
تم کو چاہوں؟ کہ نہ آؤ تو بلائے نہ بنے

بوجھ وہ سر سے گرا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھے
کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے
صبح کے مانند زخمِ دل گریبانی کرے

جلوے کا تیرے وہ عالم ہے کہ گر کیجے خیال
دیدۂ دل کو زیارت گاہِ حیرانی کرے

ہے شکستن سے بھی دل نومید، یارب کب تلک
آبگینہ کوہ پر عرضِ گرانجانی کرے

میکدہ گر چشمِ مستِ ناز سے پاوے شکست
موئے شیشہ دیدۂ ساغر کی مژگانی کرے

خطِ عارض سے لکھا ہے زلف کو الفت نے عہد
یک قلم منظور ہے جو کچھ پریشانی کرے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

وہ آ کے خواب میں تسکین اضطراب تو دے
ولے مجھے تپش دل مجال خواب تو دے

کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا
تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے

دکھا کے جنبش لب ہی تمام کر ہم کو
نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہیں جواب تو دے

پلا دے اوک سے ساقی جو ہم سے نفرت ہے
پیالہ گر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے

اسدؔ خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اس نے "ذرا میرے پاؤں داب تو دے"

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

تپش سے میری وقف کشمکش ہر تار بستر ہے　　مرا سر رنج بالیں ہے مرا تن بار بستر ہے

سرشک سر بہ صحرا دادہ نور العین دامن ہے　　دل بے دست و پا افتادہ برخوردار بستر ہے

خوشا اقبال رنجوری عیادت کو تم آئے ہو　　فروغ شمع بالیں طالع بیدار بستر ہو

بہ طوفان گاہ جوش اضطراب شام تنہائی　　شعاع آفتاب صبح محشر تار بستر ہے

ابھی آتی ہے بو بالش سے اس کی زلف مشکیں کی　　ہماری دید کو خواب زلیخا عار بستر ہے

کہوں کیا دل کی کیا حالت ہے ہجر یار میں غالبؔ

کہ بیتابی سے ہر یک تارِ بستر خار بستر ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

خطر ہے رشتہ الفت رگ گردن نہ ہو جاوے
غرور دوستی آفت ہے تو دشمن نہ ہو جاوے
سمجھ اس فصل میں کوتاہی نشوونما غالبؔ
اگر گل سرو کے قامت پہ پیراہن نہ ہو جاوے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے　　نالہ پابند نے نہیں ہے

کیوں بوتے ہیں باغبان تو نبے　　گر باغ گداے مے نہیں ہے

ہر چند ایک ہر ایک شے میں تو ہے　　پر تجھ سی تو کوئی شے نہیں ہے

ہاں کھائیو مت فریب ہستی　　ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے

شادی سے گزر کہ غم نہ ہووے　　اردی جو نہ ہو تو وے نہیں ہے

کیوں ردّ قدح کرے ہے زاہد　　مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے

ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے غالبؔ

آخر تو کیا ہے اے "نہیں ہے!"

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

نہ پوچھ نسخۂ مرہم جراحت دل کا
کہ اس میں ریزۂ الماس جزو اعظم ہے
بہت دنوں میں تغافل نے تیرے پیدا کی
وہ اک نگہ کہ بہ ظاہر نگاہ سے کم ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے
مرتے ہیں ولے ان کی تمنا نہیں کرتے

در پردہ انھیں غیر سے ہے ربط نہانی
ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردا نہیں کرتے

یہ باعث نومیدی ارباب ہوس ہے
غالبؔ کو برا کہتے ہو اچھا نہیں کرتے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کرے ہے بادہ ترے لب سے کسب رنگ فروغ خط پیالہ سراسر نگاہ گلچیں ہے

کبھی تو اس دل شوریدہ کی بھی داد ملے کہ ایک عمر سے حسرت پرست بالیں ہے

بجا ہے گر نہ سنے نالہ ہائے بلبل زار کہ گوش گل نم شبنم سے پنبہ آگیں ہے

اسدؔ ہے نزع میں چل بے وفا برائے خدا
مقام ترک حجاب و وداع تمکیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کیوں نہ ہو چشم بتاں محو تغافل کیوں نہ ہو
یعنی اس بیمار کو نظارے سے پرہیز ہے

مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہ جائے گی
واے ناکامی کہ اس کافر کا خنجر تیز ہے

عارضِ گل دیکھ روے یار داد آیا اسدؔ
جوششِ فصلِ بہاری اشتیاق انگیز ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دیا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے
ہوا رقیب تو ہو نامہ بر ہے کیا کہیے

یہ ضد کہ آج نہ آوے اور آئے بن نہ رہے
قضا سے شکوہ ہمیں کس قدر ہے کیا کہیے

رہے ہے یوں گہ و بے گہ کہ کوے دوست کو اب
اگر نہ کہیے کہ دشمن کا گھر ہے کیا کہیے؟

زہے کرشمہ کہ یوں دے رکھا ہے ہم کو فریب
کہ بن کہیے ہی انھیں سب خبر ہے کیا کہیے

سمجھ کے کرتے ہیں بازار میں وہ پرسشِ حال
کہ یہ کہے کہ سرِ رہگذر ہے کیا کہیے

تمھیں نہیں سرِ رشتۂ وفا کا خیال
ہمارے ہاتھ میں کچھ ہے مگر ہے کیا؟ کہیے!

انھیں سوال پہ زعمِ جنوں ہے کیوں لڑیے؟
ہمیں جواب سے قطعِ نظر ہے کیا کہیے!

حسد سزاے کمالِ سخن ہے کیا کیجے!
ستم بہاے متاعِ ہنر ہے کیا کہیے!

کہا ہے کس نے کہ غالبؔ برا نہیں لیکن
سواے اس کے کہ آشفتہ سر ہے کیا کہیے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

دیکھ کر در پردہ گرم دامن افشانی مجھے
کر گئی وابستۂ تن میری عریانی مجھے

بن گیا تیغ نگاہ کا یار کا سنگِ فساں
مرحبائیں! کیا مبارک ہے گرانجانی مجھے

کیوں نہ ہو بے التفاتی اسکی خاطر جمع ہے
جانتا ہے محو پرسش ہائے پنہانی مجھے

میرے غم خانے کی قسمت جب رقم ہونے لگی
لکھ دیا منجملہ اسباب ویرانی مجھے

بدگماں ہوتا ہے وہ کافر، نہ ہوتا کاشکے
اس قدر ذوق نوائے مرغ بستانی مجھے

وائے واں بھی شور محشر نے نہ دم لینے دیا
لے گیا تھا گور میں ذوق تن آسانی مجھے

وعدہ آنے کا وفا کیجے یہ کیا انداز ہے!
تم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مجھے

ہاں نشاط آمد فصل بہاری واہ واہ!
پھر ہوا ہے تازہ سودائے غزل خوانی مجھے

دی مرے بھائی کو حق نے از سر نو زندگی
میرزا یوسف ہے غالبؔ یوسف ثانی مجھے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

یاد ہے شادی میں بھی ہنگامۂ ''یا رب!'' مجھے
سجدۂ زاہد ہوا ہے خندہ زیر لب مجھے

ہے کشاد خاطرِ وابستہ در رہن سخن
تھا طلسم قفل ابجد خانہ مکتب مجھے

یا رب اس آشفتگی کی داد کس سے چاہیے
رشک آسایش پہ ہے زندانیوں کی اب مجھے

طبع ہے مشتاق لذت ہائے حسرت کیا کروں
آرزو سے ہے شکست آرزو مطلب مجھے

دل لگا کر آپ بھی غالبؔ مجھے سے ہو گئے؟
عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

حضور شاہ میں اہل سخن کی آزمایش ہے
چمن میں خوشنوایان چمن کی آزمایش ہے

قد و گیسو میں قیس و کوہکن کی آزمایش ہے
جہاں ہم ہیں وہاں دار و رسن کی آزمایش ہے

کریں گے کوہکن کے حوصلے کا امتحاں آخر
ہنوز اس خستہ کے نیروے تن کی آزمایش ہے

نسیم مصر کو کیا پیر کنعان کی ہوا خواہی
اسے یوسف کی بوے پیرہن کی آزمایش ہے

رہے دل میں تیر اچھا جگر کے پار ہو بہتر
غرض شست بت ناوک فگن کی آزمایش ہے

وہ آیا بزم میں دیکھو نہ کہیو پھر کہ غافل تھے
شکیب و صبر اہل انجمن کی آزمایش ہے

نہیں کچھ سبحۂ و زنار کے پھندے میں گیرائی
وفاداری میں شیخ و برہمن کی آزمایش ہے

پڑا رہ اے دل وارستۂ بیتابی سے کیا حاصل
مگر پھر تاب زلف پرشکن کی آزمایش ہے

رگ و پے میں جب اترے زہر غم تب دیکھیے کیا ہو
ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمایش ہے

وہ آویں گے مرے گھر وعدہ کیسا دیکھنا غالبؔ
نئے فتنوں میں اب رخ کہن کی آزمایش ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آ جائے ہے مجھ سے
جفائیں کر کے اپنی یاد شرما جائے ہے مجھ سے

خدایا جذبۂ دل کی مگر تاثیر الٹی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے

وہ بدخو اور میری داستانِ عشق طولانی
عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جائے ہے مجھ سے

ادھر وہ بدگمانی ہے ادھر یہ ناتوانی ہے
نہ پوچھا جائے ہے اس سے، نہ بولا جائے ہے مجھ سے

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

تکلف برطرف نظارگی میں بھی سہی لیکن
وہ دیکھا جائے کب یہ ظلم دیکھا جائے ہے مجھ سے

ہوئے ہیں پاؤں پہلے ہی نبردِ عشق میں زخمی
نہ بھاگا جائے ہے مجھ سے نہ ٹھہرا جائے ہے مجھ سے

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہم سفر غالبؔ
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ز بسکہ مشق تماشا جنوں علامت ہے　　کشاد و بست مژہ سیلی ندامت ہے
نہ جانوں کیونکہ مٹے داغ طعن بدعہدی　　تجھے کہ آئنہ بھی ورطۂ ملامت ہے
بہ پیچ و تاب ہوس سلک عافیت مت توڑ　　نگاہ عجز سر رشتۂ سلامت ہے

وفا مقابل و دعوائے عشق بے بنیاد
جنون ساختہ و فصل گل قیامت ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

لاغر اتنا ہوں کہ گر بزم میں جا دے مجھے
میرا ذمّہ ، دیکھ کر گر کوئی بتلا دے مجھے

کیا تعجب ہے کہ اس کو دیکھ کر آ جائے رحم
واں تلک کوئی حیلے سے پہنچا دے مجھے

منہ نہ دکھلاوے نہ دکھلا پر بہ انداز عتاب
کھول کر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے

یاں تلک میری گرفتاری سے وہ خوش ہے کہ میں
زلف گر بن جاؤں تو شانے میں الجھا دے مجھے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

اک کھیل ہے اورنگ سلیماں مرے نزدیک
اک بات ہے اعجاز مسیحا مرے آگے

جز نام نہیں صورت عالم مجھے منظور
جز وہم نہیں ہستی اشیا مرے آگے

ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا مرے ہوتے
گھستا ہے جبیں خاک پہ دریا مرے آگے

سچ کہتے ہو خود بین و خود آرا ہوں نہ کیوں ہوں
بیٹھا ہے بت آئنہ سیما مرے آگے

پھر دیکھیے انداز گل افشانی گفتار
رکھ دے کوئی پیمانۂ صہبا مرے آگے

نفرت کا گماں گزرے ہے میں رشک سے گزرا
کیوں کر کہوں لو نام نہ ان کا مرے آگے

ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

عاشق ہوں پہ معشوق فریبی ہے مرا کام
مجنوں کو برا کہتی ہے لیلیٰ مرے آگے

خوش ہوتے ہیں پر وصل میں یوں مر نہیں جاتے
آئی شب ہجراں کی تمنا مرے آگے

ہے موجزن اک قلزم خوں کاش یہی ہو
آتا ہے ابھی دیکھیے کیا کیا مرے آگے

گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے!
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

ہم پیشہ و ہم شرب و ہم راز ہے میرا
غالبؔ کو برا کیوں کہو اچھا مرے آگے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کہیے
تمھیں کہو کہ جو تم یوں کہو کیا کہیے

نہ کہیو طعن سے پھر تم کہ ہم ستمگر ہیں
مجھے تو خو ہے کہ جو کچھ کہو بجا کہیے

وہ نیشتر سہی پر دل میں اتر جاوے
نگاہ ناز کو پھر کیوں نہ آشنا کہیے

نہیں ذریعۂ راحت جراحت پیکاں
وہ زخم تیغ ہے جس کو کہ دلکشا کہیے

جو مدعی بنے اس کے نہ مدعی بنیے
جو ناسزا کہے اس کو نہ ناسزا کہیے

کہیں حقیقت جانکاہی مرض لکھیے
کہیں مصیبت ناسازی دوا کہیے

کبھی شکایت رنج گراں نشین کیجے
کبھی حکایت صبر گریز پا کہیے

رہے نہ جان تو قاتل کو خونبہا دیجے
کٹے زبان تو خنجر کو مرحبا کہیے

نہیں نگار کو الفت نہ ہو نگار تو ہے!
روانی روش و مستی ادا کہیے

نہیں بہار کو فرصت نہ ہو بہار تو ہے!
طراوت چمن و خوبی ہوا کہیے

سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالبؔ
خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے!

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

رونے اور عشق میں بیباک ہو گئے
دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے

صرف بہائے مے ہوئے آلات میکشی
تھے یہ ہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

رسوائے دہر گو ہوئے آوارگی سے تم
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہل شوق کا
آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے

کرنے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

اس رنگ سے اٹھائی کل اس نے اسدؔ کی نعش
دشمن جس کو دیکھ کے غمناک ہو گئے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

نشہ ہا شاداب رنگ وساز مست طرب
شیشۂ مے سر و سبز جوئبار نغمہ ہے
ہم نشیں مت کہہ کہ برہم کر نہ بزم عیش دوست
واں تو میرے نالے کو بھی اعتبار نغمہ ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

عرض ناز شوخی دنداں برائے خندہ ہے
دعوی جمعیت احباب جائے خندہ ہے

ہے عدم میں غنچہ محو عبرت انجام گل
یک جہاں زانو تامل در قفائے خندہ ہے

کلفت افسردگی کو عیش بیتابی حرام
ورنہ دنداں در دل افشردن بنائے خندہ ہے

سوزش باطن کے ہیں احباب منکر ورنہ یاں دل
محیط گریہ و لب آشنائے خندہ ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ابن مریم ہوا کرے کوئی　　میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

شرع و آئین پر مدار سہی　　ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی

چال جیسے کڑی کمان کا تیر　　دل میں ایسے کے جا کرے کوئی

بات پر واں زبان کٹتی ہے　　وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ　　کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

ق

نہ سنو گر برا کہے کوئی　　نہ کہو گر برا کرے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی　　بخش دو گر خطا کرے کوئی

کون ہے جو نہیں ہے حاجتمند　　کس کی حاجت روا کرے کوئی

کیا کیا خضر نے سکندر سے　　اب کسے رہنما کرے کوئی

جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ

کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

☆

بہت سہی غمِ گیتی شراب کم کیا ہے　　غلامِ ساقیِ کوثر ہوں مجھ کو غم کیا ہے

تمھاری طرز و روش جانتے ہیں ہم کیا ہے　　رقیب پر ہے اگر لطف تو ستم کیا ہے؟

سخن میں خامۂ غالبؔ کی آتش افشانی
یقیں ہے ہم کو بھی لیکن اب اس میں دم کیا ہے!

Presented by www.ziraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

باغ پا کر خفقانی یہ ڈراتا ہے مجھے
سایۂ شاخ گل افعی نظر آتا ہے مجھے

جوہر تیغ بہ سر چشمۂ دیگر معلوم!
ہوں میں وہ سبزہ کہ زہراب اگاتا ہے مجھے

مدعا محو تماشائے شکست دل ہے
آئنہ خانے میں کوئی لیے جاتا ہے مجھے

نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک
آسماں بیضۂ قمری نظر آتا ہے مجھے

زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے
دیکھوں اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

روندی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی اترائے کیوں نہ خاک سر رہگزار کی
جب اس کے دیکھنے کے لیے آئیں بادشاہ لوگوں میں کیوں نمود نہ ہو لالہ زار کی

بھوکے نہیں ہیں سیر گلستاں کے ہم ولے
کیونکر نہ کھایئے کہ ہوا ہے بہار کی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ڈرے کیوں میرا قاتل کیا رہے گا اس کی گردن پر
وہ خوں جو چشم تر سے عمر بھر یوں دم بہ دم نکلے؟

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا
اگر اس طرّہ پر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے

مگر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے

ہوئی اس دور میں منسوب مجھ سے بادہ آشامی
پھر آیا وہ زمانہ جو جہاں میں جام جم نکلے

ہوئی جن سے توقع خستگی کی داد پانے کی
وہ ہم سے بھی زیادہ خستۂ تیغ ستم نکلے

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

کہاں میخانے کا دروازہ غالبؔ! اور کہاں واعظ
پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

کوہ کے ہوں بار خاطر گر صدا ہو جایئے
بے تکلف اے شرار جستہ! کیا ہو جایئے

بیضہ آسا ، ننگ بال و پر ہے یہی کنج قفس
از سر نو زندگی ہو گر رہا ہو جایئے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مستی بہ ذوق غفلت ساقی ہلاک ہے　　موج شراب یک مژۂ خوابناک ہے

جز زخم تیغ ناز نہیں دل میں آرزو　　جیب خیال بھی ترے ہاتھوں سے چاک ہے

جوش جنوں سے کچھ نظر آتا نہیں اسدؔ!

صحرا ہماری آنکھ میں یک مشت خاک ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

لب عیسیٰ جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی
قیامت کشتۂ لعل بتاں کا خواب سنگیں ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

آمد سیلاب طوفاں صدائے آب ہے
نقش پا جو کان میں رکھتا ہے انگلی جادہ سے

بزم مے وحشت کدہ ہے کس کی چشم مست کا
شیشے میں نبض پری پنہاں ہے موج بادہ سے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہوں میں بھی تماشائی نیرنگ تمنا

مطلب نہیں کچھ اس سے کہ مطلب ہی بر آوے

Presented by www.ziaraat.com

www.iqbalcyberlibrary.net

سیاہی جیسے گر جاوے دم تحریر کاغذ پر
مری قسمت میں یوں تصویر ہے شب ہائے ہجراں کی

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

ہجوم نالہ حیرت عاجز عرض یک افغاں ہے
خموشی ریشہ صد نیستاں سے خس بدنداں ہے

تکلف برطرف ہے جانستاں تر لطف بدخویاں
نگاہ بے حجاب ناز تیغ تیز عریاں ہے

ہوئی یہ کثرت غم سے تلف کیفیت شادی
کہ صبح عید مجھ کو بدتر از چاک گریباں ہے

دل و دیں نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے
کہ اس بازار میں ساغر متاع دستگرداں ہے

غم آغوش بلا میں پرورش دیتا ہے عاشق کو
چراغ روشن اپنا قلزم صرصر کا مرجاں ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

خموشی میں تماشا ادا نکلتی ہے ‏ ‏ نگاہ دل سے تری سرمہ سا نکلتی ہے

فشار تنگی خلوت سے بنتی ہے شبنم ‏ ‏ صبا جو غنچے کے پردے میں جا نکلتی ہے

نہ پوچھ سینۂ عاشق سے آب تیغ نگاہ ‏ ‏ کہ زخم روزن در سے ہوا نکلتی ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

حسرت نے لا رکھا تری بزم خیال میں
گلدستۂ نگاہ سویدا کہیں جسے

پھونکا ہے کس نے گوش محبت میں اے خدا
افسونِ انتظار تمنا کہیں جسے

سر پر ہجوم درد غریبی سے ڈالیے
وہ ایک مشت خاک کی صحرا کہیں جسے

ہے چشم تر میں حسرت دیدار سے نہاں
شوق عناں گسیختہ دریا کہیں جسے

درکار ہے شگفتن گلہائے عیش کو
صبح بہار پنبہ مینا کہیں جسے

غالبؔ برا نہ مان جو واعظ برا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے؟

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

شبنم بہ گل لالہ نہ خالی ز ادا ہے
داغ دل بے درد نظر گاہ حیا ہے

دل خوں شدہ کشمکش حسرت دیدار
آئینہ بہ دست بت بد مست حنا ہے

شعلے سے نہ ہوتی ہوس شعلہ نے جو کی
جی کس قدر افسردگی دل پہ جلا ہے

تمثال میں تیری ہے وہ شوخی کہ بصد ذوق
آئینہ بہ انداز گل آغوش کشا ہے

قمری کف خاکستر و بلبل قفس رنگ
اے نالہ! نشان جگر سوختہ کیا ہے؟

خو نے تری افسردہ کیا وحشت دل کو
معشوقی و بے حوصلگی طرفہ بلا ہے

مجبوری و دعوائے گرفتاری الفت
دست تہ سنگ آمدہ پیمان وفا ہے

معلوم ہوا حال شہیدان گزشتہ
تیغ ستم آئینہ تصویر نما ہے

اے پرتو خورشید جہاں تاب! ادھر بھی
سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

بیگانگی خلق سے بیدل نہ ہو غالبؔ
کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

☆

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے
جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے

کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگاں کیے ہوئے

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاکِ گریباں کیے ہوئے

پھر گرمِ نالہ ہائے شرر بار ہے نفس
مدت ہوئی ہے سیر چراغاں کیے ہوئے

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہے عشق
سامانِ صد ہزار نمکداں کیے ہوئے

پھر بھر رہا ہوں خامۂ مژگاں بہ خونِ دل
سازِ چمن طرازیِ داماں کیے ہوئے

باہم دگر ہوئے ہیں دل و دیدہ پھر رقیب
نظارہ و خیال کا ساماں کیے ہوئے

دل پھر طوافِ کوئے ملامت کو جائے ہے
پندار کا صنم کدہ ویراں کیے ہوئے

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب
عرضِ متاعِ عقل و دل و جاں کیے ہوئے

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال
صد گلستاں نگاہ کا ساماں کیے ہوئے

پھر چاہتا ہوں نامۂ دلدار کھولنا
جاں نذرِ دلفریبیِ عنواں کیے ہوئے

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زلفِ سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے

چاہے ہے پھر کسی کو مقابل میں آرزو
سرمے سے تیز دشنۂ مژگاں کیے ہوئے

اک نو بہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ
چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net

ان سیم کے بیجوں کو کوئی کیا جانے
بھیجے ہیں جو ارمغاں شہ والا نے
گن کر دیویں گے ہم دعائیں سو بار
فیروزے کی تسبیح کے ہیں یہ دانے

Presented by www.ziaraat.com
www.iqbalcyberlibrary.net